

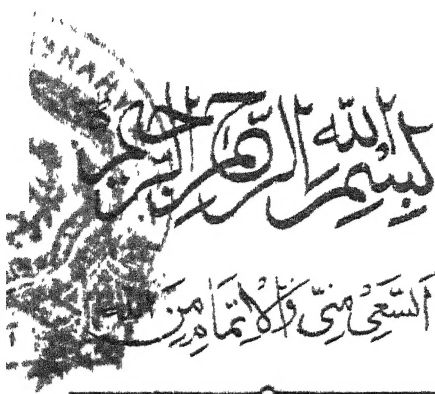
فہرست صحت سنا غلاطرسالہ معیارالحیث

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	۱۲	قوت	قوت	۱۶	۱۲	علی الصباح	علی الصباح
۲	۴	مشائخین	مشائخین	۱۸	۸	کریجنے	کریجنے
۳	۱۲	طلبہ	طلبہ	۲۱	۱۲	رید	رید
۶	۳	حدیث ص	حدیث قدسی	۲۳	۵	س	س
۸	۱	بالکذاب	بالکذاب	۲۳	۲۰	ہوگا	ہوگا
۸	۹	نفت	نفت	۲۲	۱۶	پہرا	پہرا
۸	۱۲	محمدتین	محمدتین	۲۳	۲۱	مروی	مروی
۱۱	۱۶	اجبری	اجبری	۲۶	۱۳	حقیقہ	حقیقت
۱۱	۲۱	دسمانی	دسمانی	۲۶	۱۶	معتدہ	معتدہ
۱۲	۲۲	اون اون	اون	۲۶	۲۲	فدجوه	فدجوه
۱۳	۱۲	منازیہ تا	منازیہ تا	۲۸	۱۵	کرتا	کرتا
۱۳	۱۵	اشارہ	اشارہ	۲۸	۱۶	کرتا	کرتا
۱۴	۱۶	چاہے	چاہے	۲۸	۲۰	گناہ	گناہ
۱۶	۱۴	سرد	یزید	۲۸	۲۱	محل	محل
۱۶	۱۵	سعیت	شعب	۲۹	۳	پیشدیہ	پیشدیہ
۱۶	۸	والدہ	والدہ	۲۹	۲۲	پرکری ہے	پرکریا گیا
۱۶	۱۱	جانب	جانب باری	۳۰	۶		

۳۰	عشی	عشی	۴۰	۱۵	درستی ہو سکے بغیر	درستی ہو سکے بغیر
۳۰	عصبی	عصبی	۴۰	۲۰	ورنہ	ورنہ
۳۱	بزدلہ	بزدلہ	۴۰	۲۱	حے	حے
۳۱	بلے تھانیہ	بلے تھانیہ	۴۰	۲۲	یے	یے
۳۲	بار	بار	۴۰	۲۳	سے	سے
۳۳	ابوقس زما	ابوقس زیاد	۴۰	۲۵	یاس	یاس
۳۳	شیخین	شیخین	۴۰	۲۶	ماطل	ماطل
۳۳	حدیث	واقع ہو	۴۱	۱	مزبانہ	مزبانہ
۳۴	حربی	جرعی	۴۱	۳	(د)	X
۳۴	انصاری	انصار	۴۱	۱۹	کرتے	کرتے
۳۵	مین	مین	۴۱	۲۰	علماؤن	علما
۳۵	بیایے	بیایے	۴۲	۸	البوانی	البوانی
۳۵	تودی	تودی	۴۲	۱۷	سہاکری	سہاکری
۳۵	ہجرہ	ہجرہ	۴۲	۱۸	مضہین	مضہین
۴۰	رقی علیہ	رقی علیہ	۴۲	۲۰	قرأۃ	قرأۃ
۴۰	بین الظہر	بین الظہر والعمر	۴۳	۱۱	فیقر القرآن	فیقر القرآن

فہرست مضامین رسالہ معیار الحدیث

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	ریاضیہ	۱۵	فضل دوم، مراتب صحیح	۲۶	۱ کتاب سن ابن ابی ہریرہ اور کتب تاریخ حالات
۱	مؤلف اور اسکا فخر و اعتدالہ	۱۷	فضل دہم، کتب احادیث مروجہ	۲۷	۲ فضل ۱۰ کتاب جامع حدیث و کتب دی
۲	مقدمہ	۲۰	۲ کتاب جامع صحیح مسلم و ابی داؤد	۲۹	۳ فضل ۷ معرفت اسماء مشتبہ
۳	۱ فضیلت شریعت و طاعت	۲۱	۳ کتاب سن ابی داؤد	۳۷	۴ فضل ۸ عادت ترمذی
۴	۲ فضل دوم اشعار حدیث	۲۳	۴ کتاب جامع ترمذی	۳۸	۵ فضل ۹ رموز اور متفرق مسائل
۵	۳ فضل دہم طعن فی الحدیث	۲۵	۵ کتاب سن ابن ابی ہریرہ اور کتب تاریخ حالات	۴۵	۶ غائہ مشتمل بر سند حدیث



ہمارے مقدس اسلامی مذہب کا اصولی سنلہ یہ نہیں ہے کہ کتاب سنت رسول چھوڑ دیجائے اور معمولی حضرات کے اقوال و افعال پر عمل کیا جائے اسلامی دنیا کے ابدی بقا کے لئے مہرے دور روشن کتابین ایسے لکے گئے ہیں جن پر عمل کرنا گمراہی سے نجات پانا۔ اور منہل مقصود کے رینہ پر قدم جانا ہے۔ یہ ماننا کہ کسی کی لاعلمی۔ یا کم علمی۔ یا کم فہمی۔ یا کم سوادى۔ ضرور مسائل کے استخراج عاجز ہے مگر اس کے نسبت یہہ باور نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا مستخرج و مستنبط فقہی مسائل پر عمل کرنا اصولی مسئلہ کے منافی ہو۔ میرا یہ خیالی مجرب بیان اس کے پیراوس حد تک لائق اطمینان سمجھا جاتا ہے جس کے نسبت نظر بدایت اور بدام عقل کی سچی شہادت مانی جاتی ہو۔ اور نقلیات میں مجرب بیانی اوس جہانگ لائق اطمینان ہو سکتی ہے جہانگ دائرہ تعلیدی ہے یا صرف میدان جہان میری اس تمہیدی تقریر سے یہ بات صاف طور پر ثابت ہو سکتی ہے کہ فقہی کو لازم ہے کہ کتاب و سنت پر عمل کرے اور بصورت عدم معلومات اصول استنباط و عدم غوت استخراج مسائل شرعیہ تنبط مسائل پر عمل کرے کہ انسا نہ خیال کرے اس لف کا نام محمد مصطفیٰ بن مولوی قاضی محمد رکن الدین احمد قادری نقشبندی۔ سہروردی چشتی۔ حنفی۔ بن قاضی مولوی محمد شریف الدین احمد المصوب قاضی شکر احمد قاضی سرکار بیٹر ضلع اورنگ آباد

محمد مصطفیٰ بن مولوی قاضی محمد رکن الدین احمد قادری نقشبندی۔ سہروردی چشتی۔ حنفی۔ بن قاضی مولوی محمد شریف الدین احمد المصوب قاضی شکر احمد قاضی سرکار بیٹر ضلع اورنگ آباد

صوبہ نجف تہ بنیاد جعل اللہ الحجة فتواہما

مجھے سب بات پر زیادہ فخر حاصل ہے کہ یہ رسالہ بھی میری اسلامی پادشاہ پابند اصول شریعت مصطفوی - نافذ احکام اور نوامی - پیروی خلفاء راشدین تبع صحابہ متطہرین - عقیدت مند اولیاء کرام - ارادت مند شاہین ذی الاحترام حافظ حق العباد خافض بوار کفر و الحاد - عفو گیش - رافت منش سلطان ابن سلطان خاقان ابن خاقان سپہ سالار فتح جنگ مظفر الممالک نظام الملک نظام الدولہ آصفیاء ثواب میر محبوب علی خان بہادر خلد اندلک و سلطنت و ظل خلا علی رؤس العباد الی یوم التناد - کے عہد مبارک میں مکمل ہوا اور میرا تاد عالم باعمل فاضل مکمل - فقیہ التل - حدیم البدل - وحید العصر فرید الدہر طحطا جبر تمقام - حاوی علوم نقلی جامع علوم عقلی مولانا مولوی محمد منصور علی صاحب مراد آبادی سلمہ الہادی مصنف فتح البین صدر مدرس مدرسہ دینیہ حیدر آباد دکن - صانہ السعین الشرو الفتن کے نظریں اثر سے گذرا اور ہم ماہ جمادی الاول ۱۳۲۶ھ روز چہار شنبہ سے طبع ہونے لگا -

خاص ماسرین فن حدیث اور اتقین اصول اور عام طبہ سے یہ ہذر کیا جاتا ہے کہ اگر اس سالہ میں کہیں غلطی پالین یا میری کم ہستنداری کی وجہ سے کوئی غلطی کو ملاحظہ کر لیں تو ضرور دینی کام اور علمی خیال پیش نظر رکھ کر اسکی اصلاح فرما دیں اور دوسرے طبع میں اسکا لحاظ رکھیں - قوم اور ہمارے آنے والے سلامی سل کو اپنے دینی اصول سے مالوف بنائیں اعتراضات اور طبع آزمائی سے متغیر کریں - و ما من انسان الا قبل نفسی و ما من فعل الا قبل خطا و ما توفیقی الا باللہ بحسبی اللہ و نعم الوکیل و نعم المولی و نعم النصیر یہ رسالہ جبکا نام (معيار الحديث) ہے ایک مقدمہ (رو) فصلیں اور ایک خامیہ پر مشتمل ہے

مقدمہ

جس میں چند ضروری باتیں حسبِ نیل بیان کئے جائیں گے

رسول - انسان کما اوس اکمل فرد کا نام ہے جسکو جنابِ رسی نے

مخلوق کی طرف تبلیغ احکام کے لئے بھیجا ہو۔

صحابہ - اوس مقدس گروہ کا نام ہے جنہوں نے بنی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم سے ایمان کی حالت میں ملاقات کی ہو۔ اور اسلام ہی کی حالت پر انتقال فرمایا۔

مہاجرین - اوس مخصوص گروہ صحابہ کا نام ہے جنہوں نے

بوجہ استیلاء کفار مکہ مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی۔

انصار - اون مخصوص قبیلہ عرب کا نام ہے جنہوں نے آنحضرت صلعم

سے بیعت کی اور ہر حال میں نصرت و جان نثاری کا اقرار فرمایا۔

تابعین - اون برگزیدہ جماعت کا نام ہے جنہوں نے صحابہ کرام کی

ملاقات ایمان کی حالت میں کی ہو اور اسلام ہی کی حالت پر خاتمہ ہوا ہو۔

علم حدیث - وہ علم ہے جس سے قول و فعل - و حال نبی صلی اللہ

علیہ وسلم بالاستیعاب معلوم ہو جائے

موضوع - حضرت گرامی کی ذات مبارک سے صلی اللہ علیہ وسلم

واضع حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

خاتم - سعادت دارین کو پہنچنا۔

سند - طریقہ حدیث کا نام ہے جسکو راوی روایت کرتا ہے

یعنی وہ طریقہ ہے جو متن تک پہنچا دیتا ہے۔

متن - جس تک رسد دیتے ہو۔

۱۱۔ جو حضرات زمانہ مبارک کو جاہلیت میں پائے۔ اور صحابہ کرام کے زمانہ میں مستتر باسلام

ہوئے اور حضرات کے صحابیت میں اختلاف ہے ۱۲۔

۱۳۔ عمل بالحدیث ہو تو وہ علیہ ہے حقیقت سعادت دارین کے لئے خواہ بالذات ہو

خواہ بالعرض ۱۴۔

جامع - اصطلاح محدثین میں اوسکو کہتے ہیں جس میں جمیع اقسام

کے احادیث پائے جائیں جیسے جامع ترمذی -

مسند و مسانید - اوسکو کہتے ہیں جس میں احادیث علی سبیل

ترتیب صحابہ بیان کئے جائیں -

معاجم - اوسکو کہتے ہیں جس میں احادیث علی سبیل ترتیب موضوع

مذکور ہوں -

اجزأ - اوسکو کہتے ہیں جس میں شخص خاص کے مرویات جمع کئے گئے ہوں

سنن - اوسکو کہتے ہیں جس میں صرف احکام بیان کئے جائیں جیسے

سنن ابن ماجہ و سنن ابوداؤد و سنن نسائی و سنن دارمی -

تفسیر - اوسکو کہتے ہیں جس میں تائیدی احادیث مروی ہوں -

تفسیر - اوسکو کہتے ہیں جس میں قرآن مجید کی تفسیر کے متعلق احادیث

مروی ہوں جیسے تفسیر مرزویہ - و تفسیر ولیمی وغیرہ -

۱۰ یعنی احادیث عقائد اور احادیث احکام اور احادیث قاق اور احادیث دلائل و شریک

و قیام و قعود - اور وہ احادیث جو تفسیر قرآن اور تائیدی احادیث اور فقہ اور مناقب مشائخ

متعلق حدیثیں ہوں ۱۱

۱۲ ترتیب صحابہ عام اس کے کہ حرف تہجی کے موافق ہو یا سوانح اس کے یا شرف نسبت کے موافق ہو -

۱۳ ترتیب حرف تہجی کے موافق ہو یا فضیلت کے لحاظ سے

۱۴ عام اس سے کہ وہ شخص طبقہ صحابہ میں یا طبقہ تابعین یا تبع تابعین میں ۱۵

۱۶ یعنی احکام سے وہ احکام مرددین جو باب الطہارت سے احکام و صایات تک

سائل علی الترتیب فقہ بیان کئے گئے -

۱۷ سیر کے دو قسم ہیں پہلی بدر الخلق جس میں پیدائش آسمان و زمین و حیوانات و جن و

و ملائک و انبیاء و ائیین و امت کے گزشتہ کے متعلق احادیث وارد ہوں

دوسری قسم سیرت میں حضرت صلعم اور خباب صحابہ کرام اور آل عظام کے متعلق

احادیث مروی ہوں جیسے سیرت ابن ہشام ۱۸

علم ادب - اوسکو کہتے ہیں جس میں اکل و شرب و سفر و قیام وغیرہ کے متعلق احادیث مروی ہوں -
 علم سلوک - زہد اوسکو کہتے ہیں جس میں بے وقار کے احادیث مروی ہوں -
 علم مناقب - اوسکو کہتے ہیں جس میں فضائل و مناقب کے متعلق احادیث وارد ہوں -
 علم فتن - اوسکو کہتے ہیں جس میں احادیث فتن وارد ہوں -
 اربعین - اوسکو کہتے ہیں جس میں چالیس حدیثیں ایک باب میں یا ابواب متفرقہ میں یک سنجہ یا سنجہ متعددہ جمع کئے جائیں -
 ترجمہ الباب - احادیث کو اون کے موافق تطبیق دینے کا نام ہے -

فصل پہلی شرط راوی میں

وہ حسب ذیل چار ہیں

(۱)	شرط	اسلام
(۲)	ایضاً	عقل (۱)
(۳)	ایضاً	ضبط (۲)
(۴)	ایضاً	عدالت (۳)

(۱) عقل بدن انسان میں ایک جہر محسوب ہے جو انشاء غائیہ کو بالواسطہ اور بہرہ محسوس کو بالمشاہدہ اور کثرت (۲) ضبط راوی اور سوقت معتد بہ ہونا جب کہ وہ بحسب حاشیہ (۱) شبہا یا (۲) حفاظت (۳) یتقن -
 شروط سے متصف ہو
 (۳) راوی کا عادل ہونا اور سوقت معتبر سمجھا جاتا ہے کہ جب (۱) بالغ (۲) عاقل (۳) مسلم (۴) متقی (۵) ذی خلق و مروت
 اوس میں حسب ثانیہ پانچ شرطیں پائے جاتی ہوں -
 اہل ان شروط کی پوری پوری باتیں اور تعریفات ہم نے اپنے سالہ اصول فقہ میں بیان کیا ہے -

فصل (۲) اقسام حدیث کے بیان میں

احادیث کے اقسام متن و سند وغیرہ کے اعتبار سے ہوا کرتے ہیں جسکی تفصیل
 ۱ حدیث متقدمہ وہ حدیث ہے جسین جناب باریؑ روایت ہو جیسے قال اللہ
 سبحانہ تعالیٰ یوسف بنی ابن آدم لیسب اللہم
 وانا لدرہم - ۲۵

۲ قولی وہ حدیث ہے جسکو آپؐ نے زبان خود فرمایا ہو جیسے
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذا

۳ فعلی وہ حدیث ہے جسکو آپؐ نے بات خود کیا ہو جیسے
 رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعل کذا

۴ تقریری وہ حدیث ہے جسکو آپؐ کرتے دیکھیں اور مناسب
 نہ سمجھا ہو جیسے نفل بین ید یدہ صلی اللہ
 علیہ وسلم بکذا -

۵ مرفوع وہ حدیث ہے جسکی اسناد آپؐ تک پہنچتی ہو -

۶ موقوف وہ حدیث ہے جسکی اسناد صحابہ کرام تک
 پہنچتی ہو جیسے قال عباس بکذا

۷ محدثین کے پاس خبر - حدیث کے مرادف مانی جاتی ہے جیسے سنت اور
 متفضل مرادف حدیث ہے پس باین معنی دونوں میں نسبت مساوات کی ہوگی - یعنی جہاں
 حدیث صادق آئیگی وہاں خبر صادق آئیگی و بالعکس ایک مذہب یہ بھی ہے
 کہ حدیث منقول عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں - اور منقول عن الغیر
 کا نام خبر ہے - پس باین معنی ان دونوں میں نسبت عام خاص مطلق
 کی ہوگی - جتنے ہر حدیث خبر ہو سکتی ہے اور عکس ضرور
 نہیں ہے -

۷ حدیث مقطوع وہ حدیث ہے جسکی اسناد تابعین تک پہنچتی

۸ " متواتر وہ حدیث ہے جسکی نسبت بوجہ کثرت رواۃ ثقہ ہر طبقہ میں ہو جیسے قال اعمش
احتمال کذب باقی نہیں

۹ " مشہور - وہ حدیث ہے جسکی دو سے زیادہ ہر طبقہ کے راویوں نے روایت کی ہو۔

۱۰ " صحیح لذاتہ - وہ حدیث ہے جسین شرائط مذکورہ پائے جائیں۔

۱۱ " صحیح لغیرہ - وہ حدیث ہے جسکی اسناد میں بعض شرائط مذکورہ نہ پائے جائیں مگر اور کسی جہ سے جبر نقصان نہ ہو جائے
۱۲ " حسن لذاتہ وہ حدیث ہے جسکی اسناد میں جبر نقصان کسی

دوسری وجہ سے نہوا ہو۔

۱۳ " حسن لغیرہ - وہ حدیث ضعیف ہے جو متعدد طریقوں میں مروی ہو

۱۴ " معلق - وہ حدیث ہے جسکی ابتداء اسناد سے کوئی راوی گرا ہو

۱۵ " مفصل - وہ حدیث ہے جسکی اسناد پہلے پہلے دو راوی ہوں

۱۶ " مرسل (۲) وہ حدیث ہے جسکی راوی بعد تابعین آخر اسناد گری ہو

۱۷ " منقطع - وہ حدیث ہے جسکی راوی ایک یا زیادہ غیر موجود گری ہو

(۱) موقوف و مقطوع کو اثر یہی کہتے ہیں۔ ۱۲

(۲) خبر متواتر کے متواتر ہونے کی تعداد بعض نے ۴۰ شخصوں اور بعض نے ۷۰ اور بعض نے اس کے

سوا مقرر کیا ہے۔ اور ہر ایک نے اپنی اپنی دلیل قائم کی ہے۔

(۳) ارسال میں معصری شرط ہے اور ملاقات مجہول الکلیف اور امام صاحب رحمہ اور امام

کے پاس حدیث مرسل مطلقاً مقبول ہے اور امام شافعی رحمہ کے پاس تا وقتیکہ وہ کسی اور

رحمہ سے قوت نہ پائے مقبول نہیں اور امام احمد رحمہ کی اس مسئلہ میں موقوف ہیں

- ۱۸ حدیث ضوع۔ وہ حدیث جسکو راوی مطعون بالکذاب نے روایت کی ہو
- ۱۹ " متروک۔ وہ حدیث جسکو راوی کو بیحد میں جھوٹ کی تہمت لگی ہو
- ۲۰ " منکر۔ وہ حدیث ہے جسکو راوی ضعیف کے مخالف راوی اصوف نے روایت کی ہو
- ۲۱ " معلل۔ وہ حدیث ہے جسکے اسناد میں کوئی ایسی باریک علت ہو جسکے سبب سے صحت حدیث میں نقصان سمجھا جاتا ہے۔
- ۲۲ " ملجج۔ وہ حدیث ہے جس میں راوی اپنے یا غیر کے کلام کو وضاحت معنی یا تنقید مطلق یا بیان لغت کے غرض سے بڑھا دیا ہو۔
- ۲۳ " منقلب۔ وہ حدیث ہے جس کے راویوں کے نام مقدم ہو خرم ہو جائیں جیسے (عن حمزہ بن کعب و کعب بن حمزہ)

(۱) جس کسی کی غلط بیانی یا کثرت غفلت یا کثرت مسق محدثین کے پاس ظاہر ہو جائے تو ان حضرات کی حدیث محدثین کے پاس منکر ہی سے بیانی جاتی ہے۔ نمبر ۱ سے نمبر ۲ تک اور ایک نمبر جو اقسام احادیث بیان کئے گئے ہیں ان احادیث کو علماء محدثین روایات کے مشکوف الحوال ہونیکہ وجہ سے اسباب معنی فی الحدیث سے شمار کرتے ہیں۔ اور جناب لینا موسیٰ شاہ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی نے مضطرب کی یہ تعریف کی ہے (مضطرب حدیث ہے جسکے اسناد یا متن میں اختلاف واقع ہو اور اختلاف کے یہ معنی ہیں کہ جو راوی مقدم تھا وہ مؤخر ہو جائے یا بالعکس یا کچھ کم تھا وہ زیادہ ہو جائے۔ یا بالعکس۔ یا ایک راوی کی جگہ دوسرا راوی یا ایک متن کی جگہ دوسرا متن یا زیر پر کی جگہ پیش یا سکون کی جگہ کوئی حرکت یا حرکت کی جگہ سکون رکھا جائے یا الفاظ کی تقریباً متن یا اسناد کا اختصار۔ یا حذف یا غیرہ واقع ہو جائے (دیکھو رسالہ موقوف)

۲۴ حدیث خبیثہ وہ حدیث ہے جسکے آثار اسناد متصلہ میں کوئی ایک راوی زیادہ کر دیا جائے

۲۵ مضطرب - وہ حدیث ہے جسکی دوبارہ روایت پہلے روایت کے مخالف ہو (منجۃ الفکر) صفحہ ۲۴

ہاشیہ ۱۲ قول سخاوی (مگر ہو متصل - وہ حدیث ہے جسکے اسناد میں سے کوئی راوی

مدرس (۱) - وہ حدیث ہے جسکا راوی اپنے شیخ کو کسی غرض سے چھپائے اور شیخ الشیخ سے روایت کرے

مگر ایسے انفاطین جس سے سماع کا وہم ہو سکتا ہو متابع - وہ حدیث ہے جسکو ایک راوی نے کسی دوسرے راوی کے موافق روایت کی ہو۔

۲۹ ثنا بد (۲) ایضا ضعیف - وہ حدیث ہے جسکے اسناد میں (رواۃ معتدل نہیں

(۱) تدلیس میں اصل شیخ کی ملاقات شرط ہے۔ مدرس کی روایت قبول کر لینا کا اختلاہ
(۲) متابعت سے صرف تابد و تقویت سمجھی جاتی ہے۔ اسکو ملازم نہیں کہ اصل حدیث کے ساتھ مرتبہ میں ہی مساوی ہو جاویر یہ متابعت کہی نفس اوی میں ہو کرتی ہے، اور کہی نفس شیخ میں اور جو متابعت کہ نفس اوی میں ہو کرتی ہے اور وہ بربت شیخ کے متابعت کے نہایت بڑی اور کامل سمجھی جاتی ہے اور متابعت میں شرط اس بات کی انی جاتی ہے کہ وہ حدیث فی الواقع دو حدیثیں ایک ہی راوی سے ہوں مگر یہ قول اس قول سے مچ نہیں سمجھا جاتا جس میں مخصوص کر دیا ہے کہ اگر موافقت صرف نفلوں ہی میں ہو تو اس حدیث کو حدیث متابع کہتے ہیں اور اگر صرف معنی ہی میں موافقت پائی جاتی ہو تو اسکو حدیث شاد کہتے ہیں عام اس سے کہ یہ حدیث شخص واحد سے مروی ہو یا کئے سے۔ قول فیصل یہ ہے کہ ان دونوں میں اتحاد ذاتی اور قبا کر اعتباری ہے ۱۲

۳۱ حدیث مصحف - وہ حدیث ہے جس میں تغیر تقاطع یا حرکات

وسکناات ہو جیسے (من صام رمضان و^{جمع نقطہ}تبعہ ستا من شوال) کی حدیث میں ابو بکر صلی نے (ستا) کا (شیئا) بشین معجہ ویائے تحمانیہ بنا دیا

۳۲ حرف - وہ حدیث ہے جس میں تغیر شکل ہو جیسے جعفر پہلے بن ساد مہملہ ہے اور دوسری میں فاء مع الراء المہملتین - یا ابی کا ابی بالاصناف مروی ہو جائے۔

۳۳ مختلف - وہ دو حدیثیں ہیں جن میں بظاہر تضاد ہو اور نفی تضاد کے ساتھ جمع ہو جائے - کیجائے

۳۴ معنعن - وہ حدیث ہے جسکی تمام سنا میں (بلفظ عن) روا

(۱) صاحب خلاصہ نے حسب القسام تصحیف بیان کئے ہیں (۱) تصحیف بالبدل خواہ متن میں ہو جسکی مثال ویرگندی خواہ سند میں ہو جیسے یحیی بن معین حراجمہ الراعی المہملہ والجمیم المجمعہ کو حراجمہ الراعی المجمعہ والحای المہملہ کے ساتھ تصحیف کیا ہے (۲) تصحیف بالسمع خواہ سند میں ہو جیسے عاصم الاحول کی تصحیف اصل الاحادب کے ساتھ کی گئی - خواہ متن میں ہو جیسے زجاجہ بالزار المجمعہ کی تصحیف جاجہ بالادل المہملہ کے ساتھ کر دی گئی۔

(۳) تصحیف معنای جیسے معنی حدیثوں میں وارد ہے کہ (انہ سلم علی اے غفر) اور راوی نے یہ خیال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز قبلہ سے طرف غفر کے پڑھے۔ اس قسم کا تبدیل و تغیر اکثر باہم حدیث میں عدا بے حد من استخوان ہو اگر تاہم صحیح بخاری اور عقیلی کے باہم ہو اسے مگر یہ تبدیل و تغیر بامی طور پر کرنا سخت ناجائز ہے۔ جب

استخوان ہو

۳۵ حدیث مسلسل

۱۔ وہ حدیث ہے جسکی روایت میں تمام رجال کا حضرت

گرامی تک ایک ہی طریقہ سے مروی ہو۔ مثلاً لفظ سمعت

یا ۱ خبرنا باللہ یا ۲ اخذ بیدیک، علیٰ ہذا ساری سناؤ

میں ایسے ہی الفاظ ہوں جیسے سمعت فلا نا

بقول سمعت فلا نا بقول سمعت فلا نا بقول

سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا یون مری

ہو۔ ۱ خبرنا واللہ فلاں قال ۲ خبرنا واللہ فلاں

قال ۲ خبرنا واللہ فلاں قال ۲ خبرنا واللہ رسول

(۲) صلی اللہ علیہ وسلم و قس علیہ ۲ البواقی

محفوظ۔ وہ حدیث ہے جسکو راوی ثقہ کے خلاف دوسرے

راوی ثقہ نے روایت کی ہو۔

۳۶

شاذ

ایضاً

۳۷

غریب۔ وہ حدیث ہے جسکو شخص واحد نے روایت کی ہو۔

۳۸

عزیز (۳) وہ حدیث ہے جسکو دو راوی و خصوصاً روایت کرین

۳۹

جہم (۴) وہ حدیث ہے جسکی سند میں (اخبار شیعہ یا حدیثی رجل

۴۰

کے واقع ہو۔

(۱) صنیعہ میں جو حدیثیں مسلسل میں مروج ہیں (۱) صنیعہ حدیثی و اجری (۲) قرأت علیہ (۳) قری

علیہ انا اسمع (۴) ابنا فی (۵) تاو لنی (۶) شافہنی (۷) کتب لی (۸) لفظ عن یا اور کوئی

جس سے سماع یا عدم سماع اور اجازت کا احتمال ہو نکتہ الفکر

(۲) فی الواقع یہ دونوں حدیثیں آپس میں اتحاد ذاتی اور تعابری اعتباری رکھتے ہیں یعنی جس حدیث کے

دو راوی ثقہ مانے جاتے ہوں ان میں جس کی ترجیح سے دیکھائی دے اور کو محفوظ ہے اور جو کوشاذ

(۳) ایک یہ معنی میں کہ ہر قرن میں ایک حدیث کو کم از کم دو راوی کم از کم دو خصوصاً روایت کر چکے۔

(۴) حدیث متفقہ قول نہیں مگر بشرط صحابہ و در صورت حدیثی ثقہ یا حدیثی عدل کے اختلاف

یہ اور بہت بظاہر یہ کہ قبول کیا جائے کیونکہ ممکن ہے کہ اسکی نقابیت و سکی اعتدالی ہو نہ نفسی

فصل ۴۴ مراتب صحیح

جبکو شرف تقدم اضافی حاصل ہے

وہ حسب ذیل (۱) قسم پرین

۱	قسم	جبکو حضرت بخاری اور مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا ہے
۲	"	جبکی تخریج صرف حضرت بخاری سے ہوئی ہو
۳	"	جبکی تخریج حضرت مسلم سے ہوئی ہو
۴	"	جبکی تخریج شیخین کے شروط پر ہوئی ہو
۵	"	جبکی تخریج صرف شرط بخاری سے ہوئی ہو
۶	"	جبکی تخریج صرف مسلم سے ہوئی کی شرط ہوئی ہو
۷	"	جبکی تخریج شروط شیخین پر ہوئی ہو

علماء محدثین کے پاس یہ امر طے شدہ ہے کہ کتاب اللہ کے بعد کوئی کتاب ایسی نہیں جو پایہ صحت کو پہونچے مگر کتاب صحیح بخاری اور مسلم۔ اور ان کے صحت کا متشابہہ ہی سمجھا جاتا ہے کہ انہوں نے اون راویوں کے شروط ایسے کچھ قائم کئے جسے ناگزیر اون کا وثوق ماننے کے لائق ہے اور جس پر ان ہی شروط پر کسی اور احادیث کی تخریج ہوئے تو وہ بھی حادیث صحیحہ کہلاتے ہیں۔ یہ سب صحیح کہتے ہیں اور شروط شیخین میں اختلاف ہے اور وجہ اختلاف یہ ہے سمجھی جاتی ہے کہ انہوں نے اپنی ذاتی تصنیفات میں کہیں حدیث انکی اور نہ کسی غیر کتابوں میں مسلم بن عبدکبار جبکہ شروط تحقق میں ہیں وہ صرف انکی کتاب میں اور تصنیفات کے دیکھنے اور تتبع کرنے سے یقینی حصر کا کافی اطمینان نہیں دلاتے اس لئے جبکہ راسخ ہوئے وہ حسب ذیل میں۔

(۱) نمبر ۱ کو متفق علیہ ہی کہتے ہیں۔ اور احادیث متفق علیہ (۲۳۳) میں حال مولیٰ ص ۱۱

(بخاری رحمہ کے پاس حدیث کے صحیح ہونیکے لئے یہ پہلی شرط چاہئے)

- | | | |
|---|-----|---|
| ۱ | شرط | حدیث متصل الاسناد ہو۔ |
| ۲ | " | طول ملازمت ہو۔ |
| ۳ | " | راوی طبقہ اولی کا مشہور ثقہ ہو۔ |
| ۴ | " | راوی سے مروی عنہ کی ملاقات ہو۔ |
| | | (مسلم رحمہ کے پاس حدیث کے صحیح ہونیکے لئے یہ شرط چاہئے) |
| ۱ | شرط | حدیث متصل الاسناد ہو۔ |
| ۲ | | از ابتدا تا انتہا روایت ثقہ ہوں |
| ۳ | | روایت ہم عصر ہوں۔ |
| ۴ | | روایت مشہور ہوں |
| ۵ | | شذوذ و علت سے سالم ہو۔ |

یا شرط شیخین سے مخصوص رجال مراد ہیں۔

(۱) طول ملازمت کے یہ معنی ہیں کہ راوی اپنے شیخ کی خدمت میں سالہائے سال سفر اُٹھ کر رہا ہو جیسے عقیل بن خالد اور یونس بن یزید اور سفیان بن عیینہ اور سعید بن ابی حمزہ (۲) مشہور ثقہ سے یہ مراد ہے کہ راوی مسلم صادق مدلس ہو نہ متخلط ہو اور صفات عدالت سے متصف ہو اور ضابطہ اور تحفہ سلیم الذہن ذلیل الہم سلیم الاعتقاد ہو۔ گویہ شرط مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھی ملحوظ میں مگر فرق اس قدر ہے کہ وہ مسلم رحمہ طبقہ اولی کے راوی اور طبقہ ثانیہ کے راوی جیسے اوزاعی اور لیث بن سعد بن ابی دؤب اور طبقہ ثالثہ کے راوی جیسے جعفر بن غفران اور سفیان بن حسین اور اسحاق بن یحییٰ کلبی۔ اور طبقہ رابعہ کے راوی جیسے زعم بن صالح اور معاویہ بن یحییٰ صدیقی۔ اور طبقہ خامسہ کے راوی جیسے عبد القدوس بن حبیب و حکیم بن عبد اللہ اور محمد بن سعید و سلوٹ عبود وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور بخاری رحمہ اولی کے مشہور صحابہ اور کئی تالیفات میں طبقہ ثانیہ کے راویوں کو متصف بصفائے مذکورہ ہیں۔

فصل (۵) کتب حدیث و روایات کے بیان میں

وہ حسب ذیل (۶) ہیں

(۱) کتاب جامع صحیح بخاری

(بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر تاریخ حوالہ)

بخاری کے مصنف ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بزرزہ گیارہویں طبقہ سے شمار کئے جاتے ہیں۔

یہ صاحب بخاراکے رہنے والے شافعی مذہب کے پابند ۱۸ شوال ۱۹۷ھ

جمعیہ پیدا ہوئے۔ لڑکپن ہی میں آنکھیں کمزور ہو گئیں جس سے اون کے والد کو سخت رنج و ملال تھا صحت کی دعاؤں کر تین اور فتنیں مناتیں۔ حسن دعا کا

یہ اثر پڑا کہ (ابراہیم خلیل مد علی بنینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو کسی دن خواب میں دیکھا کہ آپ علیہ السلام (فرماتے ہیں کہ جناب! نے تیرے لڑکے کی آنکھیں تیری

دعاؤں کی بدولت سرفراز فرمائے ہیں) وہ علی الصباغ اٹھ کر دیکھتے کیا میں کہ

لڑکے کے دونوں آنکھیں نہایت نور بشارت کے آفتاب کے ساتھ چمک رہی ہیں بشارت کا نور ظاہری اون کے حسن نیت کی سچی تعبیر تھی۔ مگر حقیقت میں خدا نے

بشارت باطنی کا بڑا حصہ عنایت فرمایا تھا جس سے محمدی شریعت کا ٹھکانا چرخ روشن ہو گیا۔ کم سنی سے حدیثوں کے یاد کرنے کا شوق اور علماؤں کے صحبت

میں بیٹھنے کا ذوق یقین دلاتا تھا کہ (یہ لڑکا ہونہار ہے) سو لوہین سال اس پر

کی ساری کتابیں اور دیکھ کے پورے نسخے اور لاکھوں حدیثیں یاد کئے اور لڑکوں طلبہ چشمہ فیض سے شاداب ہوئے۔ اپنی زندگی میں ۹۰۰۰ طلبہ کو نعمت عظمیٰ عید

سے منور کیا۔ صحیح بخاری کی ہر حدیث (عسل اور شفع) کے ساتھ لکھے جاتی

شیخ کے ادب کا کافی ثبوت ہے۔

شیخ کا حافظہ حسرت کے لائق تھا چنانچہ حامد بن اسمعیل بخاری نے حضرت بخاری رحمہ اللہ سے یہ بات کہی کہ (آپ اپنی عزیزاوقات کا بڑا حصہ بیکار سمیع ہمارے میں کیوں ضائع کرتے ہو۔ دوات رکھتے ہو نہ قلم۔ کچھ یاد کرتے ہو نہ تکرار۔ لکھتے ہو نہ دیکھتے ہو۔ پھر احادیث کا سنانا سنانا نہ ہی کیا دیگا) جب آپ کے ہم درس دوات و قلم کے رکھنے پر سخت مجبور کیا بخاری رحمہ اللہ نے کئی دن کے بعد جواب دیا کہ میں اپنی عزیزاوقات کے ضائع کرنے کے غرض سے نہیں آتا بلکہ تحصیل علوم منظور ہے۔ آپ کو اگر میرے حافظہ کا موازنہ کرنا منظور ہے تو لو بسم اللہ اپنے صحیح لکھے ہوئے کتابوں کے ساتھ مقابلہ کر لیجئے۔ جس سے میری تصنیع اوقات کا کافی ثبوت مل جائیگا۔

پیرویہ آن پڑھی کہ حامد بن اسمعیل نے اپنے (۱۵۰۰) ہزار صحیح لکھے ہوئے حدیثوں کو شیخ کے یاد سے درست کئے۔

شیخ کو دولاکھ غیر صحیح اور ایک لاکھ صحیح کافی اطمینان لائق حدیثیں یاد تھیں صحیح بخاری میں (۷۷۷۵) جس میں (۲۷۰۰) بلا تکرار اور (۳۲۷۵) مکرر وہی شیخ کی خبر تنگ میں جو عمر قدسے دو کوس پر واقع ہے شب شنبہ عید الفطر کی رات عشا کے وقت وفات ہوئی اور غرہ شوال ۲۵۶ھ کو نماز ظہر کے بعد شیخ کی تجہیز و تکفین کی گئی۔

مخصوصاً شیخ کی خبر تنگ میں رونق افروزی کی یہ تھی کہ امیر بخارانے شیخ کو اپنے لڑکوں کی تعلیم کے غرض سے مجبور کیا۔ شیخ محتاط آدمی تھے۔ علم حدیث امیر کے گہر جا پڑانے کو نامناسب سمجھا۔ اور جواباً یہ تحریر کی کہ میں علم حدیث کو دلیل نہیں کر سکتا اگر تجھے اپنے لڑکوں کی تعلیم منظور ہے تو یہاں حدیث کے متعدد حلقہ ہوتے ہیں شریک کرو ان کو نامناسب نہ سمجھے امیر نے یہ جواباً یہ تحریر کی کہ میرے لڑکوں کا منصبی قضا یہ نہیں ہے کہ معمولی لڑکوں کے ساتھ بیٹھیں اور درس تدیس میں اپنے عزیزاوقات کو صرف کریں۔

ہاں اگر یہ ہو سکے کہ تعلیم کے وقت کوئی معمولی طالب العلم نہ رہے اور مخصوص
امیر زادے ہی متفیض ہوں اور نقیب چوہدر شاگردیشہ دروازے پر دست بستہ
کھڑے رہیں اور جیکو آنے نہ دیں۔ تو البتہ میں اپنے سچے دل سے رٹ کون کے
بہنے میں دریغ نہ کروں گا۔ شیخ کو یہ نہ گوار گزارا ہر ایک ایسا سو کہا سا کہا خوا
سنایا کہ یہ علم ہی کسی معمولی آدمی کی میراث نہیں بلکہ پیغمبری میراث ہے
جس کے سارے امت مستحق ہے۔ مجھے تعلیم نہیں ہو سکتی قصور معاف کسی کو دیکھئے
امیر کو اس عدول حکمی سخت رنج رہا۔ اپنی جگہ رویا۔ بیٹا۔ دل میں گرہ بند گئی
موقع تاکا کیا آخر کچھ نہ چلا سوچی تو یہ سوچی کہ شیخ کے قصائص مذہب
واحتیاد میں طعن و تخطی کرنی چاہئے۔ علماء و ظاہر کو جمع کر کے طعن و تخطی شروع کی
شیخ کی بدچلنی کی نسبت محضرت تیار کر آئے جس سے شیخ کو ناگزیر بخارا جانا پڑا۔
مگر شیخ کی پرزور بددعا کا بہتہ ٹپڑا کہ تھوڑے ہی زمانہ میں امیر بخارا کی مغزولی کا
حکم صادر ہوا اس بد وضعی کے ساتھ کہ امیر بخارا کو گدھے پر سوار کر کے سارے
شہر کے گلی کوچہ گہا کر خدمت سے علیحدہ کر دیا جائے۔ اور جب قدر علماء و ظواہر
نے ہمارے شیخ کی نسبت بدینتی کا کامل حصہ بذول فرمایا تھا اور سید
خوار و ذلت کا پورا حصہ پایا۔ یہ شیخ کی خباب معمولی نہ سمجھ جائے یہ وہ
فات مقدس ہے جس کے انتظار میں خباب سرور کائنات مع اصحاب کبار منتظر
سر راہ شریف فرماتے۔

قصہ یہ ہے کہ کسی بزرگ نینداریہ واحد کا بیان کہ میں خباب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم
خواب میں دیکھا کہ آپ مع صحابہ کرام سر راہ کسی کے منتظر سے تشریف فرما ہیں۔ میں
ادب قرآن اسلام بجالا کر عرض کیا یا رسول صلعم کس کے انتظار میں آپ صحابہ کرام منتظر
میں حضرت صلعم نے ارشاد فرمایا کہ میں ایک سچے دوست کے انتظار میں کہراہوں اور وہ
محمد بن اسماعیل بخاری ہے، عرض شیخ بخارا سے پہلے پہل بنیاد پویش شریف بیگے پیران سے
خبر تک پہنچا رہا تھا کہ سدا سے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

۲ کتاب جامع صحیح مسلم شریف

مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر تاریخی احوال

مسلم کے مصنف ابو الحسن مسلم بن الحجاج بن مسلم بن وردین کو شہاد القیسری بن ینشا پور رہنے والے مذہب فنی کے پابند مسلمانین پیدا ہوئے انکا لقب اگر الدین تھا یہ بھی بنی حدین مکان پورا انصاف کہتے تھے ابو ذر ع رازی اور ابو حاتم جیسے فن والے لوگ انکی امامت کو مانستے تھے اور اپنا پیشوا بنا کر فخر سمجھتے تھے۔ اونوں مانہ کے بڑے بڑے علماء محدثین نے انکی شاگردی کو اپنی عزت اخروی کا سبب سمجھتا تھا اس شیخ کے فطرتی مادہ کا اقتضا ظاہری نفاست اور باطنی نزاکت پر مبنی تھا انکی تجزی اور اختصاری تلخیص کا طریقہ اور حسن باقی متون اور اسناد کی سرسری تقریر اور انتشاری امور کا انقباض اس فن کے علماؤں کو مسح کر لیا تھا۔ انکی پابندی مسموعی (۳۰۰۰۰۰) حدیثیں موجود تھیں جس میں اس صحیح مسلم کو نہایت ہی توجہ اور احتیاط کے ساتھ انتخاب فرمایا۔ صحیح حدیث کے پرکنے میں پرکار تھے صحیح کو سقیم سے اسخنی کیسا تہہ متنازعہ کو کہانے کہ اچھے اچھے معصرون سے تو کیا بلکہ بعض موزین حضرت بخاری بھی نہوسکتا۔ اس صحیح کے قطع نظر اور بھی ایسے تصنیفات ہیں جسکے نسبت عقل سلیم سچی شہادت کیسا تہہ عدد کی یقینی دلتی ہے۔ حضرت مسلم کی طبی بات تھی کہ حدیث کے مذاکرہ کا مجلس میں سے پہلے کامیابی کے پورے محاسن کرتے مگر اتفاقاً ایک ایسی حدیث پوچھی گئی جس میں کوئی رد و رائے (۳۰۰۰۰۰) حدیث کے توڑے کو الٹ پھیر کرنے کے تلاش حدیث کا استغراقی عالم حضرت کے ذاتی نفع و نقصان کو بہولادیا تلاش حدیث کیسا تہہ گویا اون کے حق میں طلایہ موت تھا قصہ یہ ہوا کہ شیخ کے پاس نیل بہر سے کچھ روئے دہری رکھی تھی آپ تلاش حدیث میں بطریق نقل و نقل فرماتے اور پراسنے دفتر کے اوراق اور ملتے آخر کار یہ ہوا کہ وہ حدیث

اسی پرانے دفتر سے نکل آئی اور ادھر

بہری زمیں تمام ہوئی پٹ پہولی گیا اور شب مکشہ کو وفات ہوئی ۲۵ ربیع الثانی ۲۶۱
بروز شنبہ شمس و کعبین کی گئی دانا اللہ وانا الیہ راجعون

۳ کتاب سنن ابی داؤد

ابوداؤد کے مختصر تاریخی احوال

سنن ابی داؤد کے مصنف ابوداؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران ازدی میں سیستان جو سندھ و ہرات کے باہر قندھار کے متصل واقع ہے مصنف کا اصلی وطن تھا۔ یہ پہلی مذہب شافعی کے پابند تھے تین مین پیدا ہوئے۔ شیخ کے علمی شوق نے (مصر - شام - حجاز - عراق - خراسان - اور جو نامی گرامی جزائر حبشین حدیث کے چرچے اور اسلامی ترقی کے دلوں نے اپنی شہرت کے آوازہ فلک نیم پر گونجائے تھے یہ گرانے پر مجبور کیا شیخ کی فطرتی چال چلن کمال کی راغب تھی جہاں آوازہ حسن و کمال سن پایا فوراً اپنے ارادہ کی باگ موڑی مصیبتیں جہلی پہاڑ کمال کے تحصیل میں کوئی بات نہ چھوڑی۔

شیخ کی سیاحتی نے ان کے سچے ارادہ کا نیک نتیجہ یہ نکھایا کہ فن حدیث میں (۵۰۰۰۰) لاکھ حدیث کا حافظ اور معصرون کا حشر نگدہ بینظیر چلتا پڑا بنایا۔ زید تقوا اصلاح چھوٹے چھوٹے باتوں میں بے ساختہ عادت ثانیہ کا کام دیتے تھے۔ دینی جہات میں اعتیاطی مسائل کی نظر اپنے آپ ہی کو دکھایا تھا۔ بڑے بڑے علماء محدثین نے اپنی خالص نیت اور سچے دل سے شاگردی اختیار کی تھی اس زمانہ کے ہمعصر شیخ کی علمی لیاقت کو خوب مانتے تھے۔ چنانچہ موسیٰ بن ہارون شیخ کے زمانہ کے ایک مقدس دنیار آدمی کا بیان ہے کہ (ابوداؤد کو خدا نے دنیا میں حدیث ہی کے لئے اور آخرت میں جنت ہی کیلئے پیدا کیا ہے) ابوبکر بن داؤد کا بیٹا) اور (لولوی) اور (ابن اعرابی) اور (ابن واسہ) یہ چار شخص نہایت ہی نامی گرامی فخر محدثین شیخ کے شاگردوں میں گذرے۔ شیخ نے منجملہ ان احادیث کے (۵۸۰۰۰) احادیث کو اس التزام کے ساتھ کہ اس سنن میں صرف صحیح حدیثیں یا احادیث حسنہ مروی ہوں) منتخب کر کے اپنے استاد

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کئے امام نے اپنی گہری نگاہ سے حرفاً حرفاً یا لاسیتاب ملاحظہ فرما کر نہایت پسند کیا اور تعریف کی ۔

ان مروی احادیث میں چار حدیثیں ایسے بیان کی گئی ہیں جو عقائد کے دین میں عمل کرنے کو کافی سمجھی جاتی ہیں ۔ اس کے معنی یہ نہیں کہ علوم دینی اور ضروری مسائل چھوڑ چھاڑ کر صرف انہیں چار پر عمل کرے بلکہ ضروری اصول اور فردعی جزئیات سے واقف ہو کر عمل کرے جس سے مجتہد اور مرشد کی ضرورت نہ ہو ۔

وہ حسب ذیل ہیں

۱ حدیث انما الاعمال بالنیات

۲ من جن اسلام المرء ترکہ ما لا یعینہ

۳ لا یومر احدکم حتی یحلب حیہ

ما یحب لنفسہ

۴ الحلال بین والحرام بین وبینہما

مشبہات فمن اتقى الشبهات

استبرأ لدينہ

غرض شیخ نے اپنے ابدی بقا کا بڑا وسیلہ اور سرمدی سعادت کا

بڑا ذریعہ سطح زمین پر چھوڑا اور

واشوال مسئلہ ظاہری وجود کا

لباس ناک مضر ہے رنگا

۱۰ لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ

۴ کتاب جامع ترمذی

ترمذی کے مختصر تاریخی احوال

جامع ترمذی کے مصنف ابو عیسیٰ محمد بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمیٰ بن بوغ چوٹا سا قریہ جو ترمذ سے چہہ کوس پر واقع ہے اصلی وطن تھا ندیمب شافعی کے پابند تھے ^(۱) مین پیدا ہوئے۔

ترمذی رحمت اللہ علیہ کی عمر کا بڑا حصہ علوم دینی کے تحصیل میں گذرا کبھی بصرہ گئے۔ کبھی کوفہ۔ کبھی خراسان گئے کبھی حجاز۔ غرض متعدد شہروں میں دینی علوم کی تحصیل کئے۔

فمن حدیث میں بیست و تین ہون کا ابدی بقا کے لئے یادگار چوٹا۔ جامع ترمذی اور کتابوں کے نسبت پچھڑ عتیات ترجیح دینی کوئی نامناسب نہیں یہہ ظاہر ہے کہ ترتیب اور عدم تکرار اور مذاہب فقہ کے مختلف مسائل باوجود استدلال اور اقسام احادیث کے تحقیقی ضروری باتیں اور راویوں کے نام اور القاب و کنیتیں جس خوبی کے ساتھ انہوں نے بیان کیا ہے کسی نے کم کیا ہوگا ترمذی رحمہ اللہ انبیاء و ائمہ و اقطار و خوف خدا میں صبح و شام رونیکا کا کافی ثبوت ہو سکتا ہے۔ شیخ کا حافظہ لوح محفوظ کے نمونہ سے کچھ کم نہ تھا بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ کیا جائے تو سچا ہے۔ مگر جانے سے پہلے اپنے شیخ سے دو جز حدیثوں پرچہ لکھے تھے مگر اس قدر فرصت نلی جو لکھی حدیثوں کی صحت ہی کر لیتے جن اتفاق مکہ کے راستہ میں شیخ سے ملاقات ہوئی موقعہ پا کر عرض کئے کہ مخدوم امین نے دو جز حدیثوں کے پرچہ اس سے پہلے لکھے تو تھے مگر صحت کا کافی موقع نہ ملا غالباً سیرا خیال غلط ہوگا کہ اس موقع میں صحت کرکون شیخ نے اتفاق کیا اور کہا کہ وہ لکھی حدیثوں کے پرچہ لے آؤ اور میری یاد سے مقابلہ کر لو نصیب ہون کی خوبی وہ لکھی حدیثوں کے پرچہ پہلے ہی سے کم ہو چکے تھے ترمذی رحمہ اللہ عالی پرچہ

ما تہ من لیکر اداوب ووزا نوشا گردانہ شیخ کے سامنے آئیے شیخ حدیثین
پڑھنے لگے یہ بجا مال شوق دل لگائے پر چونکہ جہاں سے جاتے تھے
ناگاہ شیخ کی نظر ہاتھ کی خالی پر چون پر پڑی وہ نہایت جھجلا کر فرمائے کیا تو
مجھ سے دل لگی کیا چاہتا ہے ترمذی رحمت اللہ علیہ نے عرض کی کہ بخیر و ما جہ
پاس سے وہ لکھے پرچے حدیثوں کے جاتے رہے مگر مجھے اعاذت کے لکھے
پر چون سے یادہ اطمینان کے لائق یاد میں شیخ نے کہا اچھا۔ پڑہ سناؤ۔
ترمذی رحم نے لکھے پر چون کے پورے حدیثیں بے تکلف پڑہ سنائے شیخ کو
سخت تعجب ہوا اور کہا کہ مجھے کافی اطمینان نہیں ہو سکتا کہ ایک ہی بار کے
سننے میں دو جز کے حدیثیں معہ سناؤ کے یاد ہو جائیں۔ بلکہ یہ احتمال ہو سکتا ہے
کہ پہلے ہی کے یاد کئے ہوں گے ترمذی رحم نے عرض کی (جی نہیں) بلکہ اسی وقت
سنے میں اور یاد کی میں۔ اگر جی چاہے پہر کوئی امتحان کیجئے۔

شیخ نے امتحان چالیس حدیثیں معہ سناؤ اس جلدی کے ساتھ بیان کئے کہ زمین
آزمی کو بھی ایک بار کے سماعت کافی اطمینان کے لائق نہیں ہو سکتی مگر ترمذی رحم
نے بالید ہی بلا تکلف اس خیال کیساتھ صاف سنائے جیسے کوئی پرانا قصہ سنا رہا ہے ترمذی
یہ پہلا امتحان تھا ایسے سیکڑوں امتحان میں کامیابی کے پورے نمبر پاتے رہے
ترمذی رحمت اللہ علیہ نے اپنے جامع کو پوری مرتب کر کے علماء محدثین حجاز کے
روبرو پیش کیا انہوں نے تعق کی نظر سے دیکھا اور پسند کیا پھر عراقی علماء
محدثین کے پاس لیکئے وہ بھی ہنرمان ہوئے اور تعریف کی پھر علمائے خراسان
کو دکھلایا انہوں نے بھی پسند فرمایا اور تحسین کی جب علماء و ن کا حسن ظاہر
اور باطنی پرتفاق ہوا تو ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی جامع کو رواج

دید یا چاہیے آج تک مروی ہے۔ ترمذی

رحمۃ اللہ علیہ شب و شبہء اربعہ شہرہ بمقام ترمذی

نقل فرمائے۔ اللہ و انظار الیہ راجعون۔

ہ کتاب سنن نسائی

نسائی کے مختصر تاریخی احوال

سنن نسائی کے مصنف ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن یزید بن زبیر بن
خزاسان بن نسائی شہر مصنف کا اصلی وطن تھانہ مشرقی کے پابند تھے ۱۲۴ھ میں جو
نسائی رحمتہ اللہ علیہ درویش سال قتیہ بن سعید بغلانی بلخی کے پاس ایک سو دو مہینے علم
سیکھا کئے (بلخی شافعی مذہب تھے) اور صوم داودی ہمیشہ کہا کرتے تھے۔ کثیر الجماع
بھی بلا کے تھے چار بیویاں تھیں ہر شب ہر ایک کے پاس جا کرتے تھے۔ (۱)
غرض نسائی دم نے خراسان۔ حجاز۔ عراق۔ شام۔ مصر۔ بلخ۔ جزائر وغیرہ کی سیر فرم کر
میں کمال پیدا کیا۔ جب سنن نسائی کی تصنیف فارغ ہوئے۔ اس زمانہ کے امیر نے
ان سے پوچھا (کیا آپ کی سنن نسائی پورے صحیح حدیثوں کا مجموعہ ہے) انہوں نے
جواب دیا (نہیں) بلکہ صحیح۔ حسن۔ دونوں حدیثیں اوس میں مروی ہیں۔ امیر نسائی دم
یہ درخواست کی کہ میرے لئے جب قدر اعلیٰ درجہ کے صحیح حدیثوں کا مجموعہ مرتب فرمادیجئے۔ نسائی دم ایک
چھوٹا سا مختصر سالہ صحیح حدیثوں کا منتخب کیا حکام مجتہد تھاپادشاہ کو پیش کرنا۔ نسائی دم کی دنیا
اور واقعہ یہ کہ وہ ہونے حضرت مرتضیٰ دم کے مناقب میں ایک جتہ سالہ لکھا۔ اور سوچا کہ
دمشق کے جامع مسجد میں جا کر لوگوں کو سنا دین تاکہ لوگ ہنسی راہ سے پہرین بہت پرستی
چھوڑیں راہ راست پر فرمیں۔ اس کتاب کو کچھ نہ پائے تھے ایک شخص چھ مہینہ کہ یہ جتہ بہت
مگر یہ تو بتائے کہ امیر المومنین حضرت معاویہ دم کے مناقب میں بھی کچھ لکھا ہے۔ نسائی دم جواب دیا کہ
معاویہ کے نسبت سہید کافی سمجھتا ہوں کہ (وہ نجات دہی پاؤں کے مناقب کہاں) اور بعضوں نے
کہا یہ کلمہ ہی اس کے شانین کہا ہے کہ (میرے نزدیک ان کوئی مناقب صحیح نہیں مگر حدیث کا اشیع اللہ
بطلان) لوگوں نے ان کے رسالہ مناقب مرتضیٰ دم طرز تحریر سے یہ خیال کیا کہ یہ نہایت ہی کتب میں
نزدک پر دے کر دی تھا تا کیسی استنہار رنگی میں جان کے ہوا مگر اس نے اور شاید اس کے نسائی دم نے فرمایا
مجھے ایشیا کو پہنچا دینا کہ اس میں بلخ میں تھا مگر وہ نہ دیکھ سکا کہ اس نے فرمایا کہ ان دنوں اللہ تعالیٰ

۴ کتاب سنن ابن ماجہ

ابن ماجہ کے مختصر تاریخی احوال
 سنن ابن ماجہ کے مصنف ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن عبد اللہ ابن ربیع
 عراقی عجمی (قزوینی) نامی شہور شہر صنف کا اصلی وطن تھا۔ ۲۰۹ھ
 میں پیدا ہوئے ابن ماجہ رحمت اللہ علیہ نے عراق عجم - بصرہ - کوفہ - بغداد
 مکہ - مدینہ - شام - مصر - واسطہ - رے اور اور اسلامی بلاد وغیرہ کی سیاحت
 کئے تھے۔ اور اس طبقہ کے بڑے بڑے علماء محدثین سے فن حدیث میں کمال
 پیدا کیا۔ بہت سارے مفید کتابیں تصنیف کیں۔ از انجلیہ (ابن ماجہ)
 بھی تصنیف کر کے ابو ذر غزالی سیری رح کے پاس لے گئے۔ شیخ نے اس سنن کو
 غور کی نظر سے دیکھا اور کہا کہ اگر یہ کتاب لوگوں کے ماتہ لگ جائے تو میں
 یقین کرتا ہوں کہ اکثر فن حدیث کی مروجہ کتابیں اور متداولہ جوامع معطل
 اور بے کار ہو جائیں گے۔ فی الواقع (سنن ابن ماجہ) کے ترتیب اور احادیث
 کی عدم تکرار اور جرئت اختصار اور جسطورہ ظاہری و باطنی جویشیں اس کتاب میں

(ابن ماجہ) بہ تخفیف جیم - حقیقہ میں (ماجمہ) مصنف رحمہ کی فائدہ کا نام ہے اسلئے (ابن ماجہ) پر ہمزہ
 مکسورہ زیادہ کیا گیا یعنی یہ اصطلاحی بات ہے کہ جہاں کسی وی کے والدین کے نام ملکر (مندیاب)
 بین واقع ہوں۔ اور والدہ دادی کے ساتھ مشتبہ ہوتی ہو تو دو مان والدہ کے نام کے ساتھ جو لفظ
 (بن) لاق کیا جاتا ہے بڑی دقتی ہمزہ مکسورہ لکھا جائیگا۔ تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ راوی کی
 (ابن ہمزہ مکسورہ) صفت پڑی ہے۔ نہ اپنی ما قبل کی جیسے ابن ماجہ ہمزہ مکسورہ (صفت عبد
 اللہ) کی ہے نہ اپنے ما قبل کی اور اسطرح (عبد اللہ بن مالک بن نجید) میں مان کا نام دادی کے
 نام کے ساتھ مشتبہ ہو رہا ہے۔ لہذا رفع اشتباہ کے لئے ہمزہ مکسورہ بن نجید پر راوہ کیا گیا
 جس سے یہ معلوم ہوا کہ صفت عبد اللہ کی ہے نہ مالک کی ۱۲

۱۳
 عہد جاہل بن مطلس برابریم بن مندورہ ابن نمیر و حشام بن عمارہ۔ ابو بکر بن ثیبہ۔ جیسے ابن ماجہ کے ساتھ

ہیں وہ دوسرے کتابوں میں کم ہوں گے ابو ذر کی اسکی صحت پر سچی شہادت یقینی
اطمینان کا پورا فائدہ دیتی ہے کہ یہ صحیح ہے۔ مگر انہیں کا بیان ہے کہ اس کتاب
میں (وہ حدیثیں جنکے سذین خلل۔ یا مستہم بالوضع ہیں) (۳۰) تک پہنچے
ہوں گے۔ غرض اس سن میں (۳۲) کتاب میں اور (۵۰۰) باب اور (۴۰۰۰)
کل احادیث مذکور ہیں ابن ماجہ رحمت اللہ علیہ بروز و شب (۲۷) رمضان
۳۷ھ ہجری میں وفات پائی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعض لوگوں کے
پاس ابن ماجہ کی جگہ موطا سمجھا جاتا ہے۔ ان چہ کتابوں کو تقلیباً صحاح
کہا کرتے ہیں۔

فصل ۶ علامات وضع حدیث و کذب ہی بیان

وہ حسب ذیل ہیں

- ۱ مشہور تاریخ کے خلاف روایت کرنی
- ۲ راوی رافضی ہو یا ناجسی۔ صحابہ کرام یا اہل بیت
طعن میں حدیثیں روایت کرے۔

عہد ف و نشر مرتب۔ لیکن اس میں تامل کیا جائے کہ آیا یہ راوی منفرج ہے یا نہیں۔ بصورت
اولی حدیث اعتبار کے لائق نہیں۔ اور بصورت ثانیہ اگر دوسرے حضرات ہی اس حدیث کو
روایت کرتے ہوں تو معتدیہ سمجھی جائے اور اسکے حسن تاویل میں توجہ مبذول فرمائی جائے
عہد چنانچہ غیاث بن سیمون نامی ایک محدث مہدی خلیفہ عباسی کی مجلس میں حاضر ہوئے
اور خلیفہ کبوتر دن کے اڑنے میں مشغول تھا غیاث بن سیمون بطور خواہ (السبق لا انی حیف
۲ و فصل ۲ و حافرا و حجاج) جسمین لفظ جناح الکی گہر منتی تھی پڑھ سناے خلیفہ کو یہ گہر منتی
سخت ناگوار گذری جس سے یہ حکم دیا کہ سارے کبوتر ذبح کر دے جائیں تا یہ کبوتر الزام کذا
علی النبی کے باعث نہ ہوں عہد جیسے قضائے عمری کے نسبت حدیث بیان کرنے یا
(کا ماکوہ الطبع حق قدیمہ) وغیرہ کی حدیث عقل و شرع کے مخالف ہے۔

علامات

- ۳ ایک ایسی حدیث زوایت کرے کہ جس پر جمیع مکلفین کی معرفت اور عمل فرض مانا جائے بشرطیکہ وہ راوی منفرد نہ ہو۔
 - ۴ مقتضائے وقت و حال راوی کے مذہبی یا پرقرینہ نہ سکے
 - ۵ مقتضائے عقل و شرع کے مخالف اور قوائی شرعیہ اور اسکی جھوٹ ہونے پر یقین دلاتے ہوں۔
 - ۶ حدیث میں ایک ایسا قصہ بیان کیا جا کہ وہ فی نفس الامر متحقق ہوا تو سیکڑوں آدمی اسکے ناقل ہوتے تشکیلا اگر کوئی کہا جاوے کہ پندرہ تاریخ سنہ فلان جمعہ کے دن دو بج کر قوت جامع مسجد میں خطیب نمبر ۱۷۵ الا گیا اور اسکی ساری کہا نکال دی گئی اور یہ قصہ ایک ہی شخص بیان کری اور کسی دوسرے سے منقول نہ ہو تو بالضرور وضع قصہ پر یقین ہوگا لفظ اور معنی میں رکاکت ہونی۔
 - ۷ وعید شدید میں گناہ صغیرہ پر افراط کرنا یا وعدہ عظیم میں عمل قلیل پر افراط کرتا۔
 - ۹ عمل قلیل پر حج و عمرہ کا ثواب بیان کرتا
 - ۱۰ اچھے کام کریں تو انکو انبیاء و ان کے ثواب کا وعدہ بیان کرنا یا یوں کہنا کہ ستر انبیاء کا ثواب اسکو نصیب ہوگا۔
 - ۱۱ خود ہی وضع حدیث کا اقرار کرے (رسالہ الحی الہ نافذ)
- عہ ان جملوں کے یہ بھی ہیں کہ مرکب گناہ صغیرہ کو بڑی بڑی عذابوں کے خوف لانے میں بہانہ بنانا یا کام قلیل پر بڑے بڑے عذاب کے ساتھ بہانہ کرنا جیسے یوں کہنا کہ اگر کوئی شخص روزہ نفل رکھتین نماز پڑھے تو اسکو ستر ہزار سالانہ عذابوں میں شہر ہزار عذابوں اور حج و عمرہ میں ستر ہزار عذاب اور نعت پر ستر ہزار عذاب ملے گی۔ بلکہ ہر آدمی کی احادیث خواہ ثواب ہو خواہ عذاب ہو سب صحیح جائینگے

فصل معرفت اسما و شتبه کے بیان میں

وہ حرب ذیل ہے

سلام۔ جہان کہین کتب احادیث میں واقع ہوا و سکوبہ تشدید لام
پڑنا چاہئے مگر پانچ اسم (۱) عبد اللہ بن سلام (۲) محمد
بن سلام بیکندی شیخ بخاری (۳) سلام بن محمد بن مہض
المقدسی (۴) محمد بن عبد الوہاب بن سلام مغربی (۵)
سلام بن حقیق۔

عمارہ

کزیرہ

جہان کہین احادیث میں واقع ہو بضم عین پڑنا چاہئے مگر
لفظ پیدای بن عمارہ جو صحابی میں کسر عین سے پڑا جاتا ہے
بفتح کاف قبیلہ عالم میں۔ اور بضم کاف بصیغہ تصغیر۔ قبیلہ
عبد الشمس بن حاضل یہ کہ جس کی نسب میں نہام
آوے دیکھا جائے کہ یہ خزاہی سے ہیں یا عیشی سے بصورت
اولی فتح سے پڑا جائے و بصورت ثانی مصغر۔

عسل

جہان کہین حدیث میں واقع ہو بکسر عین و سکون جملتین
پڑنا چاہئے مگر عسل بن رکوان الاحباری البصری کو فتح
عین پڑنا چاہئے۔

غنام

جہان کہین حدیث میں واقع ہو بفتح عین و تشدید نون
پڑنا چاہئے مگر غنام بن علی العامری الکوفی کو بفتح عین
جملہ تہرید مثلثہ پڑنا چاہئے۔

حکایہ صریح کہین ذکر نہیں ہے اسے اور ان کی ہی صحاح میں کوئی روایت نہیں۔
حکایہ یہودی سے جلی غناد اور عداوت اور شرارت اور فساد کا ذکر عمارت میں متعدد مقاموں
پر کر دی ہے۔ مگر یہ شخص صحاح میں مذکور نہیں ہے۔

قمر جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بصیغہ تصغیر پڑھنا چاہئے مگر قمر

جذام مسروق بن اجدع کی ہو ہے میں وہ وزن پر طویل کے پڑھا چاہئے

جہان کہیں حدیث میں واقع ہو اسکو بحکم معجم پڑھنا چاہئے۔

مگر پدیدہ موسیٰ بن مارون تحال بحالے مہملہ پڑھا چاہئے۔

اگر بصریون کے اسناد میں واقع ہو تو عشی منسوب الی العیش پڑھنا

چاہئے اور اگر کوفیون کے اسناد میں واقع ہو تو عبسی ببائے

موعدہ وسین مہملہ پڑھنا چاہئے اور اگر ثنابیون کے اسناد میں

واقع ہو تو عبسی بجائے بائے موعدہ نون سے پڑھا چاہئے۔

جہان کہیں حدیث میں واقع ہو وسین مہملہ پر بائے تختانیہ کو

مقدم کیا جائے مگر استاذ بخاری یعنی محمد بن بشار میں شین

معجم پر بائے موعدہ کو مقدم کیا جائے۔

جہان کہیں موطا اور صحیحین میں واقع ہو جائے بکسر باء موعدہ

وسکون شین معجم پڑھنا چاہئے مگر چار شخص کہ بضم باء موعدہ

وسین مہملہ پڑھے جاتے ہیں (۱) عبد اللہ بن بسر صحابی (۲)

بسر بن سعید (۳) بسر بن عبد اللہ حضرمی - (۴) بسر بن محجن

جہان کہیں موطا اور صحیحین میں واقع ہو جائے طویل کے

وزن پر پڑھنا چاہئے۔ مگر چار شخص بصیغہ تصغیر - (۱) بشیر بن

کعب عدوی (۲) بشیر بن بشار ہمدانی معجم (۳) بسر بن

عمر بفتح یائے تختانی وقع سین مہملہ (۴) قطن بن نسیر بفتح

نون مضمومہ وسین مہملہ مفتوحہ پڑھا جائے۔

لعمدہ عیسیٰ بن جہاظ اور مسلم جہاظ اگر ان دونوں لفظوں کو خات منسوب بکندم فروشی پڑھنا چاہیں

تو یہی جائز ہے اور اگر خات منسوب برک منیلان فروشی پڑھنا چاہیں تو یہی جائز ہے اور اگر خات منسوب

بجاء مدوزی پڑھا جائے تو یہی جائز ہے ورنہ اسکی یہ کہ یہ دونوں حضرات یہ سب پیتہ کرتے تھے۔

یزید

جہاں کہیں حدیث میں واقع ہوا و سکوپوزن مضارع معروف
غائب پڑھنا چاہئے۔ مگر تین شخص (۱) یزید بن عبد اللہ بن
ابی یزید بضم یاء موحده و رائے ہملہ مفتوحہ بھینہ (۲) محمد بن
عمر بن یزید بکسر موحده و رائے ہملہ و نوں ساکنہ بعضوں نے
دونوں کو فتح سے پڑھا ہے (۳) علی بن ہاشم بن یزید
بفتح یاء موحده و کسر رائے و یاء تختانیہ ان تین اسموں کو
مضارع کے وزن پر نہیں پڑھ سکتے

براء

جہاں کہیں حدیث میں واقع ہوا و سکوپاء موحده مفتوحہ خفیفہ
پڑھنا چاہئے۔ مگر دو شخص (۱) ابو العالیہ ابو البراء (۲) ابو
البراء دونوں کو بے تشدید رائے مفتوحہ پڑھا چاہئے۔
جہاں کہیں حدیث میں واقع ہوا و سکوپاء ہملہ و رائے
مکسورہ و مثلث مفتوحہ پڑھنا چاہئے مگر چار ناموں میں جیم
مجملہ اور رائے ہملہ اور یاء تختانیہ ہوگا۔

صو حاشہ

(۱) جاریہ بن قدام (۲) یزید بن جاریہ (۳) عمر بن ضیا
بن اسید بن جاریہ (۴) اسود بن علاء بن جاریہ
جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بضم ہمزہ و فتح یا موحده
و تشدید یا تختانیہ پڑھا جائیگا مگر ایک نام میں ہمزہ ممدوہ
مفتوحہ و ربائے موحده مکسورہ اور یاء تختانیہ محققہ کے
ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

ابی

عہ وہ نام (آبی اللحم) ہے۔ آبی اللحم کے وجہ تسمیہ میں دو قول ہیں بعضوں
نے یہ کہا ہے کہ انہوں نے گوشت کھانے سے انکار کیا تھا۔ اور بعض نے یہ کہا
کہ بتوں کے نام پر جو جانور ذبح کئے جاتے تھے (اون کو کھانے سے
انکار کیا تھا۔

جہان کہین حدیث میں واقع ہو۔ بحجیم معجہ و تکرار رائے حملہ پڑنا
 چاہئے مگر دو ناموں میں کہ حائے حملہ اول میں اور رائے
 معجہ اخیر میں ہوگا وہ دو نام یہ ہیں (۱) حریر بن عثمان
 رحبی (۲) ابو خضر بن عبد اللہ بن حسین۔

جہان کہین حدیث میں واقع ہو بکسر خائے معجہ پڑنا چاہئے
 مگر ایک نام میں بجائے حملہ پڑنا چاہئے۔ وہ نام بدر بن
 بن حراش ہے۔

جہان کہین حدیث میں واقع ہو بصیغہ تصغیر بصا د حملہ پڑنا
 مگر ایک نام کو طویل کے وزن پر پڑنا چاہئے۔ وہ نام یہ ہے
 ابو حصین عثمان بن عاصم اور ایک نام بصیغہ تصغیر بصا د معجہ

بھی آیا ہے وہ نام یہ ہے۔ حصین بن منذر الوسانی ہے
 جہان کہین کتب ثلاثہ مذکورہ میں واقع ہو۔ بجائے حملہ
 اور رائے معجہ پڑنا چاہئے۔ مگر ایک نام میں خا د معجہ

پڑنا جاتا ہے وہ نام یہ ہے۔ ابو معاویہ محمد بن خازم
 جہان کہین حدیث میں واقع ہو بفتح حائے حملہ اور بتدوید
 باو موحده پڑنا چاہئے مگر تین ناموں میں حائے حملہ

کسورہ اور باقی علی حالہ۔ پڑتین۔ وہ تین نام یہ ہیں (۱)
 حبان بن عطیہ (۲) حبان بن موسیٰ (۳) حبان بن غرقہ
 جہان کہین حدیث میں واقع ہو طویل کے وزن پر پڑنا چاہئے
 مگر تین ناموں میں خا د معجہ تصغیر ہوگا وہ تین نام یہ ہیں (۱)

لوحہ یہ حکم کے لکھی ہیں۔ معجہ یہ کہشود (ضرر کوئی) شاگرد افس میں۔ یعنی
 ان ناموں میں بفتح حا و بتدوید پڑنا کرتے ہیں وہ نام یہ ہیں۔ حبان بن منذر بن محمد بن
 حبان اور خود ابو حبان بن داود بن حبان اور حبان بن بلال

(۱) حبیب بن عدی (۲) حبیب بن عبد الرحمن (۳) ابو حنیفہ

حکیم جہان کہیں حدیث میں واقع ہو طویل کے وزن پر پڑنا چاہئے
مگر ان دو ناموں میں بصیغہ تصغیر پڑنا جاتا ہے (۱) پدرزق

بن حکیم (۲) حکیم بن عبد اللہ

جہان کہیں حدیث میں واقع ہو برائے مفتوحہ پڑنا چاہئے
مگر ایک نام میں بدکسر رائے مہملہ پڑنا چاہئے۔ ابو قیس بن رباح

جہان کہیں صحیحین میں واقع ہو۔ بضم زائے معجمہ و فتحہ بائے

موحده بصیغہ تصغیر پڑنا چاہئے اور موطا میں

جہان کہیں واقع ہو بصیغہ تصغیر (تصغیر بد)

پڑنا چاہئے۔
موطا اور صحیحین میں جہان کہیں حدیث ہو بصیغہ تصغیر پڑنا چاہئے

مگر سلیم بن جہان بروزن طویل پڑنا جاتا ہے۔

سلم جہان کہیں حدیث میں واقع ہو۔ بفتح سین مہملہ و سکون

لام پڑنا چاہئے۔

حترم جہان کہیں حدیث میں واقع ہو کائے مہملہ و زائے معجمہ

(قبیلہ قریش میں) اور رائے مہملہ (قبیلہ انصار میں) پڑنا

جاتا ہے۔ اور صورتہ۔
سلیمان بایاء التختانیہ۔ جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بغیر

علی بنیاد علیہ السلام مرازمین۔ مگر جہ اسم (۱) سلمان
فارسی (۲) سلمان بن عامر ضبی (۳) سلمان الاغر
(۴) عبد الرحمن بن سلمان (۵) ابو حازم سلمان

عہ ابو حازم جو ابو سیرہ رضی کے راوی ہیں ان کا نام ہی سلمان تھا۔ اور ابو حازم مولانا ابو قلابہ
ان کا نام ہی سلمان ہے وہ دونوں حضرت امامت ثلاثین کے مفسرین کے تھے

(۶) ابو جہار سلمان - فافہم
 جہان کہیں حدیث میں واقع ہو حروف ثلثہ کو مفتوح پڑھنا
 مگر دو جائے کسر لام (۱) عمرو بن سلمہ جری (۲) بنو سلمہ
 عبیدہ جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بصیغہ تصغیر پڑھنا چاہئے
 مگر چار جائے (۱) عبیدہ بن سفیان (۲) عامر بن
 عبیدہ ہاملی (۳) عبیدہ بن حمید (۴) عبیدہ سلمانی
 عبادہ جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بضم عین و تخفیف بائے
 موعده پڑھنا چاہئے مگر محمد بن عبادۃ الواسطی - کو عین
 مفتوحہ کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔

عبدہ جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح عین و سکون بائے
 موعده پڑھنا چاہئے مگر دو شخص (۱) عامر بن عبدہ (۲)
 نخلۃ بن عبدہ ان دونوں کو بضم عین پڑھنا چاہئے۔

عبادہ جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح عین و تشدید بائیں
 پڑھنا چاہئے۔ مگر قیس بن عبادہ - کو بضم عین و تخفیف بائے
 پڑھنا چاہئے۔

عقیل جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح عین و کثر قاف مگر تین
 شخصوں کو بصیغہ تصغیر پڑھنا چاہئے (۱) عقیل بن خالد
 (۲) یحییٰ بن عقیل (۳) بنو عقیل۔

عہ یہ صاحب مسجد بصرہ کے امام تھے عہدہ نصاریٰ کا قبیلہ کہلاتا ہے سے بخاری
 رحمۃ اللہ علیہ کے اوتنا وہیں لوہ بہ نام صحیح مسلم کے خط میں واقع ہے اور ان دونوں
 عہدہ کو یہ سکون بائیں پڑھ کے ہیں۔
 عہ یہ ابن شہاب زہری کے شاگرد ہیں۔
 عہ یہ عرب میں مشہور و معروف قبیلہ ہے۔

واقہ جہان کہیں کتب ثلاثہ میں واقع ہو۔ قاف سے پڑھنا چاہئے
لفظ نصر جہان کہیں حدیث میں واقع ہو وہ اگر محلی باللام ہے تو اسکو
بضاد مجملہ پڑھنا چاہئے اور اگر معری عن اللام ہے تو اسکو
بضاد مہملہ پڑھنا چاہئے۔

عقیدہ جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بصیغہ تصغیر پڑھنا چاہئے۔
آئیلے جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح ہمزہ و سکون یا سے تخرانیہ
و تخفیف لام پڑھنا چاہئے۔

بنزار جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بدوزامی منقوطہ پڑھنا چاہئے
مگر دو شخصوں کے نام میں۔ پہلا زائے معجزہ دوسرا اے ہملہ ہے (۱)
خلف بن ہشام البزار (۲) حسن بن صباح بنزار

البصری جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بیای موحده بنسوب شہر
بصرہ مراد ہوتا ہے مگر تین شخصوں کے ناموں میں ہوتا ہے (۱) مالک بن اوس نصری (۲) عبد الواحد بن عبد المد نصری
(۳) سالم بن فلان مولی النصرین

ثوری جہان کہیں حدیث میں واقع ہو ثبائی مثلثہ مفتوحہ پڑھنا چاہئے
مگر ابو یعلیٰ محمد بن صلب ثوری۔ ثبائی ثناء قوتانیہ و تشدید
واو پڑھنا چاہئے۔

ع جیسے (ابی نصر بن حارث) یہ اصطلاحی فرق ہے جس سے امتیاز آجین اس طرح ہو سکتا ہے
جیسے عمرہ اور عمرو۔ واو سے اور دونوں واو کے یہ حدیثیں ہیں ایک شہر ثبائی بنسوب ہے
اور اسکا اعاب اس غرض سے بتلایا گیا کہ (ابو یعلیٰ) بنسوب بہ امل ہضم ہمزہ و باے جو جہد مضبوط و شدید
سے متاثر ہو جائے لیکن یہ لابی صحیحین میں کہیں مذکور نہیں ہے۔
بصرہ نصرامی میں ایک شہر قلیل ہے جسکی طرف من حضرت کی نسبت کی جاتی ہے۔
بصرہ ناص میں ایک لہجہ کا ہے جسکی طرف نسبت کی جاتی ہے۔

الجریري جہان کہین حدیث میں واقع ہو بضم جیم معجم یعنی بصیغہ تصغیر پڑنا چاہئے
مگر یحییٰ بن ایوب جریری کو بفتح جیم معجمہ اور یحییٰ بن بشیر جریری کو
بفتح حار مہملہ پڑنا چاہئے۔

سلمیٰ جہان کہین حدیث میں واقع ہو بفتح سین مہملہ پڑنا چاہئے
ہمدانی جہان کہین حدیث میں واقع ہو بضم سکون میم و ذال مہملہ پڑنا چاہئے
مگر ہمدان کو بفتح میم و ذال معجمہ پڑنا چاہئے۔

زبیر جہان کہین حدیث میں واقع ہو بضم زائے معجمہ پڑنا جاتا ہے
مگر عبدالرحمن بن زبیر کو بالفتح۔

زیاو جہان کہین حدیث میں واقع ہو بیا کے تحتانیہ پڑنا چاہئے۔
مگر ابوالنہاد کو نون سے پڑتے ہیں۔

شیخ جہان کہین حدیث میں واقع ہو۔ بشین معجمہ اور حامی مہملہ کے ساتھ
بصیغہ تصغیر پڑنا چاہئے۔ مگر تین ناموں میں بسین مہملہ اور
جیم معجمہ پڑتے ہیں وہ تین نام یہ ہیں۔

(۱) شیخ بن یونس (۲) شیخ بن نعان (۳) احمد بن ابی سیرج۔
شیبان جہان کہین حدیث میں واقع ہو بشین معجمہ اور تحتانیہ کے ساتھ پڑنا جاتا ہے۔

عہ یہ بھی بخاری رحمہ وسلم کے اصحاب میں۔ اور جریری میں یا سبکی بطرف جریر سمجھی جاتی ہے
عہ اہل حدیث (انصار کے قبیلہ سلمیٰ کی طرف منسوب کرینکی وجہ سے بکر سین مہملہ پڑنا چاہئے۔
سے متاخرین نے میم کو مفتوح پڑا ہے اور اسکے نسبت قبیلہ ہمدان کی طرف کجاتی ہے۔
لعمہ عراق عجم کے ایک شہر ہے اور صحیحین میں اس شہر کی طرف کہیں نسبت نہیں کئے گئے۔
عہ یہ شخص میں جس نے خاعکابی بی سے نکاح کیا تھا (مذکور) حدیث کہ ہدایۃ الثوب)
سے سنن بن ابی سنن اور سنن بن بعد اور سنن بن سلیمان اور احمد بن سنن
اور ابو سنن ضررہ۔ اولام سنن۔ یہ سب سارے فقط شیبان سے قریب سمجھے جاتے
ہیں۔ مگر ہر ایک میں مہملہ اور نون کے ساتھ پڑے جائینگے۔

فصل ۸ عادت ترمذی کے بیان میں

رواج متنافی اقسام احادیث کو جمع کرنا اکثر ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی عادت بات ہے گو بظاہر باہم منافات سمجھی جاتی ہے مگر تعمقی نظر کا نیک نتیجہ اس مسئلہ کے حل کا کافی یقین دلاتا ہے کہ ان دونوں صفوئین باہمی کوئی منافات نہیں مثلاً حسن حدیث میں (ہذا حدیث حسن صحیح) فرماتے ہیں۔

(۱) اس جملہ کے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے یا صحیح۔

(۲) یا یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ یہ حدیث ایک اعتبار سے صحیح مانے جاتی ہو اور ایک اعتبار سے حسن اگر اسکے متعلق تمثیلاً یوں کہا جائے کہ ایک ہی سناؤں زہید۔ عمر۔ بکر۔ خالد۔ احمد۔ محمود) راوی ہوں اور محدثین کی گروہ خاص خیال صرف (زہید) کی ثقہ ہونے کے متعلق اطمینان کے لائق نہ ہو اور ایک گروہ خاص ثقہ سمجھتی ہو۔ تو بلحاظ معنی اول اس حدیث کو (ہذا حدیث حسن) کہنا کوئی اصولی مسئلہ کے منافی نہ ہوگا اور بلحاظ معنی ثانی اس کی نسبت (ہذا حدیث صحیح) کہنا کوئی غلط نہ سمجھا جائیگا۔

(۳) یا یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ ایک سناد کی حیثیت سے (ہذا حدیث صحیح) کہنا نامناسب

نہیں اور ایک دوسری سناد کے لحاظ سے (ہذا حدیث حسن) کہنا غلط نہیں۔

(۴) یا یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ (حسن) سے حسن ہی مراد ہو اور (صحیح) سے صحیح اصطلاحی بالعکس

(۵) یا یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ صحیح (صحیح بغیر) اور (حسن) سے (حسن لذائقہ) مراد ہو پس جوہ بالا

(ہذا حدیث حسن صحیح) کہنا نامناسب سمجھا جائیگا اب یہی بحث اس مسئلہ میں کہ (ہذا حدیث

حسن غریب) کیونکر صحیح ہو جائیگا اس کا جواب نیز سوم سے ہی ممکن ہے اور یہ جواب ہی

ہو سکتا ہے کہ حسن (حسن) کی تعریف میں تعدد طرق مذکور جوہ (ما نحن خیرہ) سے خارج ہے

لکھنوی مراد اس کی تائید سے اور اس کا غریب کیساتھ مجتمع ہونا ممکن نہیں وہیں علیہ ابوابی

لکھنوی مراد اس کی تائید سے اور اس کا غریب کیساتھ مجتمع ہونا ممکن نہیں وہیں علیہ ابوابی

زیادتی حدیث میں کرنی مختلف فیہ ہے مگر قول مفتی بہ یہ ہے کہ زیادتی عالم تبصر کی جائز نانی جاتی ہے۔

نقل بالمعنی عالم تبصر کو جائز ہے۔
مرادف کا مرادف کی جگہ لفظ کا استعمال یا متن کی صورت

حدیثنا بدلہ بینی یا اختصار کرنا ہرگز جائز نہیں مگر عالم تبصر کو۔
یا حدیثی کے ساتھ اوس وقت روایت کر سکتے ہیں جبکہ

اخبارنا الفاظ زبان شیخ سے سنے گئے ہوں عہ
یا اخباری کے ساتھ وسوقت روایت کر سکتے ہیں جبکہ

مشکل شیخ کو احادیث سنائی گئی ہوں
سے اوسوقت تعبیر کر سکتے ہیں جبکہ متابعت لفظاً اور معنا

نحوہ مانی جاتی ہو۔
سے اوسوقت تعبیر کر سکتے ہیں جبکہ متابعت صرف

لفظاً لفظاً ہی سمجھی جاتی ہو
جہاں کہیں احادیث میں واقع ہو وہاں غبط مراد ہے۔

عہ مفردات میں ہوا مرکبات میں۔

عہ تحدیث اور اخبار میں کوئی مفید فرق نہیں مگر جبکہ باہمی فرق میں کوشش کی گئی اوستفید
تکلفات کرنے پر ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ باہمی تفریق اہل مشرق کی اصطلاحی بات ہے مغرب میں

سنائی نہیں نہ وہ اسکے قائل بلکہ علی العموم تحدیث اور اخبار ایک ہی معنی میں متعل ہے۔
سہ غبط یعنی اوس مرکی آرزو اور خواہش کرنی کہ جو کسی شخص خاص کو حاصل ہے (تمثیل)۔

اگر یوں کہا جائے کہ جبکہ خدا نے تجھے مال متاع یا علم و فضل یا اعزاز و سرفراز فرمایا
اگر تجھے نبی عنایت فرمایا تو میں ہی تجھے جیسا تو ابی امور میں صرف کرتا غرض اس قسم کی جائز

آرزو و خواہش کرنی جائز شرعی مسئلہ کے اصولی خیال کے موافق نہیں جیسے اس قسم
نا جائز آرزو کرنی کہ ”مجھے خدا محروم نہ کرے اور مجھے نصیب نہ سنا ہی سمجھی جاتی ہے۔“

یجمع بین الصلاتین باب النظر والعصر والمغرب والعشا

جہاں کہیں حدیثوں میں وارد ہوتا ہے وہاں جمع صورتی مراد ہوتی ہے مگر جمع میں المغرب الشامہ و لفعہ میں جمع حقیقی کے ساتھ باؤل کیجاتی ہے۔

اوسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے ملک کو کسی کے ہاتھ میں شرط کہ اگر میں تجھ سے پہلے مروں تو یہ ملک تیری ہے اور اگر تو مجھ سے پہلے مرے تو میری ہے (دینے کا معاہدہ ہے۔

اوسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی ملک کو کسی غیر کے ہاتھ بقید حیات بخندے۔ اور لفظ ذیل باب البع من مروج میں

رقبہ

عمر

عنه اکثر جملہ (یجمع بین الصلاتین النظر والمغرب والعشا) یا بین المغرب والعشا احادیث میں واقع ہوتا ہے۔ جبکی تاویل اخاف کے پاس جمع صورتی ساتھ کیجاتی ہے مگر تاویل لغو اور جمع صورتی اوسکو کہتے ہیں کہ ایک نماز آخر وقت پڑھی جائے اور دوسری نماز اوس کی ابتدائی وقت اور بعضے ارباب سبب جمع حقیقی کے ساتھ باؤل فرماتے ہیں جبکہ یہہ معنی میں کہ مستقل و انارین دوسرے نماز کے وقت میں پڑھی جائیں عام اس کے مزاد لغو یا غیر ضرور نہ ہے۔

عنه گو اس قسم کا معاہدہ کرنا مصلحت کے خلاف ہے گزنا ہم اگر کوئی کر دے تو جائز نہیں کہ اس کا پابندی کرے ہمارے امام صاحب اور امام محمد رحمہم اللہ کے پاس صحیح نہیں اور امام ابو یوسف م کے پاس جائز ہے اور بعضے اس سے غرض جب تک شخص زندہ رہتا ہے اور اس عطیہ پر لگا نہ صرف کرنا مستحب سمجھا جاتا ہے بعد انتقال ان لوگوں کے سختی بخون اختلاف بعض کا یہ کہ یہ سختی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ عطیہ فی ذلک ہے اور نہ جیسا کہ بعض کا یہ کہ یہ سختی بطرح مذکورہ (فانہ من عمرہ) بھی للذی اعمرہا و ملیا و بعقدہ قال ان العمرہ ایذات لا علیہا

اور بعض کا یہ کہ یہ سختی نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ فی نفسہ عینین بلکہ ایک مستعار ہے بکار اورد اصل لک کے طرف کسی تک نہ ضروری ہے چنانچہ حدیث میں وارد (واما اذا قال ہے لک اعشت فانما اوجع الی صاحبہا) غرض فی فیصل یہ ہے کہ اگر کوئی عطیہ بوقت عطا یوں کہہ دے کہ میں تجھے اس کا بعد لک بنا دیا اور یہی مدتی لک اور سختی یا اتفاق یہ سمجھا جاتا ہے اور اگر مطلقا (ہی لک اعشت) کہہ دے تو بھی ہو اوسکو حکم اول ہی داخل کرتے ہیں اور اگر کوئی اصل کا ہوا ملنا دیا اور اگر وہی لک اعشت دے بعد ہو لک ہی اور دشمنی کہے تو بھی بکار اس حکم اول ہے۔ اور اگر کوئی اصل اور امام محمد رحمہم اللہ کے یہی عفاستہ اور امام لک میں

مراۓتہ غیر معین ثمرہ درخت کو معین ثمرہ کے عوض فروخت کرنا
 محافلہ غیر معین غلہ کو معین غلہ کے عوض فروخت کرنا۔
 مخابرہ زمیندار اپنی زمین کو کسی کے حوالہ کرے یا بن شرط کہ (د) تو اس میں
 بل جوت اور غلہ ہو۔ اور جس قدر اس میں پیداوار ہوگی اوس میں سے
 مجھے جو تنہائی یا تنہائی کر ایہ زمین دینا ہوگا۔
 معاومہ ٹھیکے کا نام ہے یعنی ثمرہ درخت یا کسی شے کو سال دو سال یا
 اس سے زائد مدت پر فروخت کرنا۔
 شیا بیع میں مجہول شے کے استثنائے کر کیا نام ہے۔
 عرایا محتاجون کو معین ثمرہ دیکر اون کے خیراتی درختوں کا بیوہ خریدنا
 ملا مسہ او سکو کہتے ہیں کہ جہاں ایک شخص نے دوسری کیر کو چھو لیا فوراً وہ بیع منعقد ہوئی
 منابذہ وہ بیع ہے کہ جہاں ایک نے دوسرے کی طرف کپڑا پہنکا اور
 اوس نے اسکے طرف تو وہ بیع فوراً منعقد ہو گئی۔

غلہ ثمر سے عموم مراد ہے خواہ میوہ ہو خواہ غلہ اناج
 غلہ مثیلایون کہہ سکتے ہیں کہ (میں نے اپنی جمیع مکانات کو بیع کئے) اگر وہ مکان اب یہ غلہ
 کہ وہ مکان عہدہ بین یا بڑے۔ یا طلالی۔ یا نقروی۔ یا شکستہ میں۔ یا غیر شکستہ۔ لہذا یہ بیع ہی
 جائز نہیں مان اگر اوس استثنائی مکانوں کو معین اور معلوم کرادے تو بیع بلاشبہ جائز و صحیح ہوگی۔
 مسئلہ عادی بات اور واجی چال عرب کی بیہوشی کہ اپنے باغ کے بعض درخت کسی محتاج کو میوہ کھانسی
 غرض سے دیدیا کرتے اور اگر وہ محتاج اوس باغ میں اپنے اہل عیال کیساتھ آ رہتا اور اصل مالک
 کی آمد و رفت دن کی تکلیف کا باعث ہوتی تھی تو اصل مالک اپنے پاس سے او سکو محدود
 مقدار میوہ دیکر وہ خیراتی درخت کا میوہ خرید کر لیا کرتے جس میں اوس فقیر کا پہلا سو جانا اور تکلیف
 آمد و رفت سے سبکدوش اور علماؤ نے او سکو (و) وس سے کم میں محدود کر دیا ہے کما یدل علیہ
 حدیث ابی حنیفہ رحمہ اللہ یہ بیع یا مباحیت میں جو اگر تہی۔ یا بے تہی کی یا بھی ضایا اختیار
 دیکھنا اس کے طرک سے آتا ہے۔ اور بیع منعقد ہوتا ہی (مستحق گرانے) اسکو ہی منع فرمایا ہے
 کہ بعضوں سے حدیث (و) فافہم۔

بيع الحصة اوسکو کہتے ہیں کہ کوئی مشتری اپنے بائع سے یوں کہے کہ جب تیری چیز پر کنکری پہنکے تو اوس چیز کی بیع منعقد ہو جائیگی یا بائع اپنے مشتری سے یوں معاملہ کرے کہ جس چیز پر تیری کنکری گرے گی وہ چیز تیرے ہی ہات فروخت کروں گا۔

بيع العذر اوس کو کہتے ہیں کہ بیع مجہول ہو یا بائع کے ید قدرت میں نہ ہو جیسے نمونہ موتی دریا میں ہوں اور خرید و فروخت کیا وے وقس علیہ البواقی

بيع جبل الجبل اوسکو کہتے ہیں کہ باردار مادہ مادی جنے پر اوسکو بچہ ہو اور یہ بچہ اوس موجودہ باردار کے پیٹ میں فروخت کیا جائے اور یہ بیع اسی طرح ہے جیسے موجودہ حمل کا بچہ لائق بیع نہیں

بيع العبران اوسکو کہتے ہیں کہ جو چیز بائع کو باین شرط دی جائے کہ اگر یہ بیع پوری تکمیل ہوئے تو یہ چیز اوسکی قیمت میں محجرا ہوگی ورنہ یہ چیز واپس نہوگی

قراءة علیہ جہاں کہیں استادوں میں واقع ہوتا ہے وہاں استاد کو سنانا مراد ہوا کرتا ہے۔

علہ اسکے اور یہی ایک معنی ہے کہ ہرگز اس قدر زمین بیچے جہاں تک تیرا کنکریاں سکتا ہے اور یہ بیع ہی منع کی گئی۔ علہ جسکو چارے اردو و حمار وہ میں (میعانہ) اور (سائی) کہتے ہیں اور یہ بیع منع ہے۔ سے چنانچہ کتب نسائی میں اکثر تذکرہ ہے اور نسائی کا (قراءة علیہا) کہنا مناسب نہیں کیونکہ انکی ستاد عارث بن مسکین نابینائی کی وجہ سے طلباء کی تعلیم اپنے یار سے فرمایا کرتے تھے لیکن چونکہ نسائی رحم سے کچھ غلطی خصوصت کا تعلق ہی تھا جسکی وجہ سے یہ چھ چھپائے خاموشی کر سماعت کر لیا کرتے اسلئے (قراءة علیہ) فرماتے ہیں۔

لا یصح

(فی هذا الباب) جہان کتب احادیث میں واقع ہوتا ہے وہاں ضعف حدیث مراد ہوتا ہے یا حدیث کا موضوع ہونا۔ ہذا احادیث مسند سے مرفوع صحابی مراد ہے۔

الزعم

سیر

غزوہ

قال

(من السنة كذا) سے موقوف صحابی مراد ہے کہی معنی میں (قول) کہے ہی آتا ہے جیسے (انك تزعم لا تعود ثم تعود) ای انك تقول لا تعود اذ جس غازی فوج میں حضرت رسالت پناہ صلعم تشریف فرما نہوں وہ غازی فوج جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما نہوں کہی معنی میں (فعل) کہے ہی آتا ہے جیسے (لا اعم قال) ہکذا ہکذا ہکذا کہی معنی میں (اخذ) کہے آتا ہے جیسے (قال بیدا) اور کہی (مشی) کہے معنی میں آتا ہے جیسے (قال برجلہ ونحو ذلک)

اصح

(ما فی الباب) جہان کہیں کتب احادیث میں واقع ہوتا ہے وہاں اس سے ارجح اور اقل ضعف مراد ہوا کرتی ہے۔

رباط

اوسکو کہتے ہیں کہ سرحد اسلام پر بمقابلہ دشمنان میں مستعد اور نگہبانی کے لئے بیٹھنا۔

اعتبار

جس سے متابع اور شاہد اور منکر و شاذ وغیرہ کے معرفت ہو جائے۔

نسب الی الحرف

یا منسوب الی الشہر یا منسوب الی الحی یا لقب یا یا تخلص یا بفظ ابن یا لفظ بنت۔ اپنے اسم یا قبل کی صفت واقع ہوتا ہے۔

لفظ ليس کہی معنی میں الاوسوی کے آتا ہے۔
 لفظ نفاس کہی معنی میں حیض کے آتا ہے۔
 لفظ مولیٰ کہی معنی میں غلام کے آتا ہے۔
 لفظ زوج کہی معنی میں زوجہ کے آتا ہے۔
 لفظ غیر مرثیہ یا غیر واحد جہان کہیں حدیثوں میں
 واقع ہوتا ہے وہاں (کے بار یا کئے شخصوں سے)
 مروی ہونا سمجھا جاتا ہے۔

سچی سچ ترین جہان کہیں بجل کر کے احادیث میں واقع ہوتا ہے
 اوس سے ربع ربعین مراد لی جاتی ہے۔

عہ جیسے فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من الخلاء
 فیقرأ القرآن ویأکل معنا اللحم ولم یکن یحجبه عن القرآن شیء لیس
 التجنبہ میں لفظ لیس بمعنی الّا ہے۔

عہ جیسے فقال مالک انفسی قلت لعمر قال هذا امر کتبہ اللہ
 عہ جیسے عن شہاب عن جیب مولی عروۃ میں لفظ مولی بمعنی غلام
 عہ جیسے عن میمونۃ بنت الحارث زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 میں زوج بمعنی زوجہ ہے۔



سند حلق



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على
رسوله محمد سيد الانبياء والمرسلين وعلى الدواوين
اجمعين اما بعد فيقول العبد المفتقر الى الله الغني
الهادي المدعو بمصطفى على المراد آباي ستر الله عثارة
وزله - وسد بسدا د فضله خلله ان المولود ^{موصوف} ^{موصوف} ^{موصوف}
بن قاضي محمد ركن الدين قد استمع وقرأ على الامهات
المست المحتوية للصحيح والحسان من احاديث سيد
نبي الانس والجان الصحيحين للشيخين والجامع
المسند للترمذي والسنن للنسائي والسنن لابن داود
البيهقي والسنن لابن ماجه القزويني والموطأ
للإمام محمد والسنن للدارمي رضي الله تعالى عنهم
اجمعين وافاض علينا من بركاتهم وجمعنا معهم
يوم الدين فاجيزة ان يروى عني بتمامها كما احازني
بها خاتم المحدثين مولانا المولوي احمد علي السهارنفوري

تحمل الله برحمة بعد ما سمعت بعضها منه
 وقرأت بعضها عليه وقال وحصل له القراءة
 والسماعة والاجازة من مولانا الشيخ محمد اسحاق
 وحصل له القراءة والسماعة والاجازة من مولانا
 الشيخ عبد العزيز وحصل له القراءة والسماعة
 والاجازة من والده الشيخ مولانا ولي الله بن الشيخ
 عبد الرحيم الدهلوي وغيره من اسماء الرواة
 لا حاجة الى ذكرها لكونها مذكورة في الكتب
 المعول عليها بأسرها فعليه بالضبط والاتقان
 في الالفاظ والمعاني والتثبت والتيقظ في المقاصد
 والمباني واوصيه بتقوى الله ذي القوة المتين و
 الاختصام بسنة رسوله الامين والاجتناب عن
 صحبة الذين احدثوا البدع في الدين وبإشاعة العلوم
 السنية السنية الدينية والاحتراز عن كل ما
 يخالفها وعن التدليس برغائل الدنيا الدنية واسأل الله
 لي وله ان يوفقنا لما يحب ويرضى ويجعل اخيرتنا خيراً
 من الاول ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم
 والصلوة والسلام على سيدنا ومولانا محمد خير الانام
 وآله الكرام واصحابه العظام الى يوم القيامة



كتبه محمد منصور علي